

(۸۹) جہڑی شدہ ٹپہ سرکار عالی (۸۹)



طریقہ بجز خدمتِ خلق نیست بہ تسبیح و سجدہ و دلو نیست

ماہنامہ
نمبر ۵۵ (۱۳۰۶) سال

بیار کر کے اپنے بچوں کو ادھر بھی ایک نظر الجھڑی میں آراؤ تھی الحذر

(مدیر)

خواجہ بدرالدین

خادم

مرزا و زمانہ یتیم خانہ امیر الغریب (نام پی جید رکن)

کیا فائدہ فکر و تیش و کم سے ہو گا ؟ ہم کیا ہیں جو کام ہم سے ہو گا
جو کچھ کہہ ہوا ہو اگر کم سے تیرے جو کچھ ہو گا ترے کرم سے ہو گا

مردانہ و زمانہ تہتم خانہ امیں الغریب (قیام ۱۳۳۵ھ)

ہمارا افضل

بلکہ میں ناہی کا مذہبی صلاحیت پیدا کرنا عیسیٰ سے دور دراز تھا۔ اس کے لئے اس نے جو کام کیا وہ اس کے لئے

معمومیا تہتم خانہ

اردو کی ابتدا کی تعمیرات کتاب و سنت و حضرت کی تعلیم خیالی و فخری ساری دھاری اہد بانی مولانا گنجوی و اصلاح ساری کی تہتم خانہ
دوکانا تہتم خانہ۔ جہاں کام آؤروں پر لیا جاتا ہے اور دفاتر سرکاری کے امور و کئی عین بھی کیا جاتی ہے

خصوصیتاً۔ (ہذا اثر تہتم خانہ)

مردانہ و زمانہ مذہبی خاص علی تعلیم۔ لوگوں کے خطی کی جماعت۔ دکن میں لوگوں کے خطی کی واحد تہتم خانہ۔ لوگوں کی خاص اسلامی تعلیم
کے ساتھ پرورش و پرداخت۔ دکن میں تہتم و میر لوگوں کی واحد شادی گاہ۔ دکن میں ایماں کے دشت و دکان کی تعلیم و ہدایت
ایماں کی بید بانی کی تعلیم کا واحد مقام۔ نو مسلم و نوسنت کی خاص اسلامی تعلیم کا واحد قیام گاہ۔ جو اس کے بوجہ ناداری انگریزی مسئلہ
تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ دکن میں ان کے میزک ایف اے۔ بی اے وغیرہ کی تعلیم و طعام کے انتظام کا واحد قیام گاہ
باشندگان اصلاہ کی مذہبی نا و اقییت کے منظر مذہب و تہتم خانہ کی خاص تعلیم

بقول مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ ملک بھول و عرض ہر ایک تہتم خانہ کو پرورش گاہ دیکھا لیکن اس کو پرورش گاہ کا اور تربیت پانچو کی خاص
بقول مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔ جسے ایک کسی تہتم خانہ میں جہاں امور مذہب و ایک جامعہ نہیں دیکھا گیا کہ جہاں۔ بی چاہتا ہو کہ وہ تہتم خانہ
بقول مولانا عبدالباری صاحب پروفیسر۔ میں مسلمانوں کے قومی کاموں کے بدل ہو چکا ہوں لیکن اس کیسے نئے انتخابی کاموں میں پانچو کی خاص تعلیم
بقول مولانا حضرت خواجہ نغمی دہلوی۔ اگر غلطی سے جیت قبول کرتے ہوتے تو میں لڑنا خواجہ بدر الدین صاحب جید کے لیتا اور اس کام کو ختم کر لیتا۔

آپ

تہتم خانہ کی کارگزاریوں کی ضمانت اس سے بڑھ کر اور کیا جاسکتی ہے جبکہ وہ بلا کسی ہمتی واحد سے عزت بلکہ مدد و محض توکل علی اللہ کام لے رہا ہے۔

ماہنامہ سید الغزالی

DOKS

۱۳۵۵ھ

جلد (۲)	فہرست مضامین بابتہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ہجری	شمارہ (۲)
تشان	مضمون	صفحہ
۱	سکر بنیاد کی بنیادیں (نظم)	۲
۲	سکر بنیاد کی پاک زندگی کے اہم حالات	۶
۳	قصر حمرا	۸
۴	گیارہویں شریف	۱۰
۵	نعت شریف (نظم)	۱۱
۶	قیم خانہ کی دو لڑکیوں کی شادی	۱۲
۷	میری ایک تمنا سکر کا مدینہ کے حضور	۱۳
۸	قیصر زوم کو دعوت اسلام	۱۴
۹	کونسا اسلام بہتر ہے	۱۵
۱۰	مومن کی علامت	۱۶
۱۱	دو رخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی	۱۷
۱۲	وزر شش جانی	۱۸
۱۳	حق پرستی	۱۹
۱۴	ہماری اقتصادی تباہی	۲۰
۱۵	اسراف و کفایت شعاری اور موت و حیات	۲۱
۱۶	سیچے باتیں	۲۲
۱۷	ارشاد الصوفی مشنوی الرومی	۲۳
	سیلاب اکبر آبادی	
	ادارہ	
	ماہر القادری	
	ادارہ	
	مولوی ابو طغیونہ الدین حسن صاحب فاروقی و الابا	
	حدیث شریف	
	ادارہ	
	نواب احمد علی خان صاحب معلم جاگیر دار کا بی	
	ادارہ	
	صدق	
	مولوی مفتی ابو النجیر سید شاہ احمد علی صاحب صوفی	

سہکارِ عباد کی جناب میں

تقدیم
۱۹۵۶

سیا لکبہ آبادی

خست لے ضبط کہ اب ضبط کا بارانہ رہا معینہ ناچند کہ جینے کا سہارا نہ رہا
اعتیاد اپنی طبیعت پر سہارا نہ رہا تھا جو اقبال کی زینت وہ ستارا نہ رہا

گر گوشِ حیرت نے تقدیر میں چکر ڈالا
فلک پر نہ برباد ہمیں کر ڈالا

تھیں زمانہ کی ہوائیں جوشِ فانی اپنی ہو گئیں آہ، وہی دشمنِ جانی اپنی
مل گئی خاک میں سب حسرتِ بیانی اپنی ہوئی افسانہ پارینہ کہانی اپنی

اب یقین کوئی کرنے ہم کبھی خوشحال بھی تھے
سگریں نہ ہیں جہاں آج یہیں الال بھی تھے

اک زمانہ میں تھے ہم مالکِ انسانیت نئی ہر اک پھول میں اس باغ کے رضوانیت
آج غالبِ دل و حسی پہ ہے نصانیت روح اب ہم میں رہی اور نہ روحانیت

گلِ پژمردہ کی مانند فسرہ ہم ہیں
مردنی چہرہ کی شاہد ہے کہ مردہ ہم ہیں

یہی اوہ قوم ہے کہتے تھے سیاحِ جس کو تھا میرِ شرفِ ملتِ ہمنیا جس کو
لوگ کہتے تھے ہر اک قوم سے اعلیٰ جس کو آسمان والے سمجھتے تھے فرشتہ جس کو

مذکر ہے جس کے سرِ شش بریں جلتے تھے
جس کے پیغام کو جبریل امین لے آتے تھے

اس کی فسر یاد دل سنگ میں گھر کرتی تھی
قوم کی کوئی حالت میں بسر کرتی تھی
آہ و لہو تیرے پاؤں پہ اثر کرتی تھی
رات دن پیش و مسترت میں گزر کرتی تھی

اب نہ آہوں میں اثر ہے نہ کشش مالوں میں
دن گزرتے ہیں مصیبت کے مجھ حالوں میں

کی جو فسر یاد تو شاہِ دو سر نے نہ سنی
کوئی حسرت کسی گوشِ شنوائے نہ سنی
کی شکایت بھی آربابِ وفائے نہ سنی
اور پھر کون سے کجا جو خدا نے نہ سنی

آرزو مندی اصحابِ دعا کون سنے

نامرادی کا کریں کس سے گلہ کون سنے

حسرتیں ساتھ لئے جانبِ کعبہ بھی گئے
داغِ خواہی کے لئے تادِ خواجہ بھی گئے
مرحمتِ جانبِ سرکارِ مدینہ بھی گئے
مشہدِ پاک پہ مایوسِ تمت بھی گئے

چھان لی ساری خدائی کوئی یاد نہ ملا

حسرت بے سرو سامان کو کہیں گھر نہ ملا

نامرادی کا اب افسانہ سنائیں کس کو
چارہ سازی کے لئے ڈھونڈ کے لائیں کس کو
دل پہ جو بیت رہی ہے وہ دکھائیں کس کو
چارہ گردِ درِ مصیبت کا بتائیں کس کو

داغِ خواہی کا بھی دنیا میں سہارا نہ رہا

آج کیا کوئی زمانہ میں ہمارا نہ رہا

کعبہِ خاموش کب آمادہ فسر یاد نہیں
ناملے کرنے کا نیا ڈھنگ ہیں یاد نہیں
کوئی فسر یاد تو از دل ناشاد نہیں
آہ! بسا کوئی داماد نہ بیدار نہیں

شور بے سود ہے، بیکار ہے نالہ اپنا

یعنی اب کوئی نہیں پوچھنے والا اپنا

ہاں مگر ایک درفینِ وعطاباتی ہے
ایک بامِ اور پے آہِ رسا باقی ہے

ایک دربارِ امیدوں کا بھرا باقی ہے سانس باقی ہے تو اُمید بقا باقی ہے

دمِ ذرا بھی نہیں فسر یا دو بچا میں باقی

ہے مگر اس دلِ نالہ سر میں باقی

کون وہ فیض کا دہے، درِ غوثِ الاعظمؒ
نفعِ فتح و طغیٰ ہے، درِ غوثِ الاعظمؒ
جو دو الطافِ اثر ہے، درِ غوثِ الاعظمؒ
بیکسوں کے لئے گھر ہے، درِ غوثِ الاعظمؒ

حسرت آباد ہیں ہوتی ہے بربادوں کی

رات دن بھی ٹٹری رہتی ہے فریادوں کی

انجن رہتی ہے پروانوں سے بھرپور ان کی
نقطِ عالم میں، رسائی ہے بہت دور ان کی

اس رکھتا ہے ہر ایک بیکس و محبوبِ ران کی
دستگیری ہے ہر اک قوم میں مشہور ان کی

درد مندوں کے دلِ زار کی یہ تکیں ہیں

ان سے اسلام ہے زندہ یہ محی الدینؒ ہیں

دلِ ناکام حل اس در کی بھی سیوا کریں
چلکے روضہ پہ ذرا عرضِ تنہا کریں

آستانہ سے علاجِ سر سودا کریں
یہ بھی حسرت نہ رہے، اس کو بھی پورا کریں

گلہ جو کر کے شکوہ بیدا کریں

آ، ذرا منتِ شاہِ ہشتہ بعدا کریں

موجزنِ بحرِ تنہا میں ہے طوفاںِ مدد کے
پارہونے کا نہیں ہے کوئی ساماںِ مدد کے

ظلمتِ افروز ہے تاریکیِ حیراںِ مدد کے
مدد سے بہرِ خدا، یا شہِ جلیاںِ مدد کے

غوثِ الاعظمؒ من بے سرو ساماںِ مدد کے

قبلہ دیں مدد کے کعبہِ ایماںِ مدد کے

تھا کیا آپ نے جس دین کا ساماںِ حیات
آپ کو حق نے کیا جس کے لئے جانِ حیات

آہ وہ دین ہے اب تشہُ لبِ شانِ حیات
چند سانسِ فطاب اس کی ہیں جہاںِ حیات

آئی ہے موجِ فَناسر سے گزرنے کے لئے
 اب ہمارا بھی نہیں کوئی اُبھرنے کے لئے
 آپ کا فیض ہے مشہور زمانہ یا غوثؒ
 آپ کا در ہے غریبوں کا ٹھکانا یا غوثؒ
 آپ ہیں اہل ولایت میں یگانہ یا غوثؒ
 آپ بھی سن لیں مصیبت کا فسانہ یا غوثؒ
 پھر نہ کہن کہ نہ تھی حالتِ ملتِ معلوم
 اب تو کیسوی کا رونا ہے سرتِ معلوم
 آپ تو روضہ پر نور میں آرام کریں
 اور فقیہ آپ کے نالے سحر و شام کریں
 کس سے اب ہم گلہ گردش ایام کریں
 عرض کس طرح نہ حالِ دلِ ناکام کریں
 تباہی کے خوابِ گراں، خواجہ دوراں اٹھئے
 حشر اٹھنے کو ہے اب یا شبہ جیلاں اٹھئے
 دستگیری کے لئے آئیے بیچاریوں کی
 کیجئے جلد و دوا ہجر کے بیماروں کی
 نہ ہو حسرت کہیں پامالِ دلِ افکاروں کی
 آپ کے ہاتھ ہے اب شرمِ نگاروں کی
 نظرِ فیض اثر سے جواش رہ ہو جائے
 نام ہو آپ کا اور کام ہم را ہو جائے
 قطب الاقطاب جہاں خُدا بیدارِ خُدا بیدار
 رونقِ افسرائے زماں خُدا بیدارِ خُدا بیدار
 قوم ہے نالہ کنساں خُدا بیدارِ خُدا بیدار
 مُرشد کون و مکان خُدا بیدارِ خُدا بیدار
 یوں یہ معتسبول اگر عرض تمنا ہوگی
 قوم سب راہِ گزینِ در والا ہوگی

گیارہویں ستر کے انراجات سے تیم خانہ انیس الغبار کے دو سو تیسویں کی بھی کچھ تھوڑی سی
 مدد فرمائیے

سرکارِ بغداد کی پاک زندگی کے اہم حالات

(ازادارہ)

ربیع الثانی کے مبارک مہینہ میں حضرت غوثِ پاک کی زندگی کا نقشہ کش کرنا کمالِ کامیاب بنایا اور بغداد و قرآنِ معلّم کے نور سے جگمگا اٹھا۔ حضرت غوثِ پاک کی خانقاہ کے ایک حصہ میں ابھی تک وہ مدرسہ قائم ہے، جہاں قرآنی تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے حضرت شیخ کا پہلا کارنامہ قرآنی تعلیم کی ترویج ہے۔ ہم اگر حضرت شیخ کی ملاح کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم کو چاہیے کہ جس حد تک ممکن ہو قرآنی تعلیم کو پھیلائیں مدرسہ قائم کریں۔ مساجد میں قرآنی مجالس کا انتظام کریں اور ان اداروں کے مسائل اور رسالوں کی امداد کریں جو قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر ہم نے اس کام کو شروع کر دیا۔ تو حضرت شیخ کی روحِ پاک ہم سے خوش ہوگی۔

حضرت غوثِ پاک کے زمانہ میں رخص و خروج کجا بہت زور تھا۔ اہل الرض، صحابہ کرام پر طبع کی تہمتیں جوڑتے تھے۔ اُن پر تبر کرتے تھے۔ اماموں اور مجتہدین کو بھی پرفصیلت دیتے تھے۔ قرآن میں تحریف کے قابل تھے۔ خارجی لوگ رافضیوں کی بالکل ضد تھے، یہ گمراہ لوگ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ (معاذ اللہ) چونکہ ان دونوں گروہوں کے عقاید اسلامی تعلیم کے خلاف تھے۔ اور یہ عقاید اسلام کے صحیح عقاید کے منافی تھے، اس لئے سرکار

ربیع الثانی کے مبارک مہینہ میں حضرت غوثِ پاک کی زندگی کا نقشہ کش کرنا کمالِ کامیاب بنایا اور بغداد و قرآنِ معلّم کے نور سے جگمگا اٹھا۔ حضرت غوثِ پاک کی خانقاہ کے ایک حصہ میں ابھی تک وہ مدرسہ قائم ہے، جہاں قرآنی تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے حضرت شیخ کا پہلا کارنامہ قرآنی تعلیم کی ترویج ہے۔ ہم اگر حضرت شیخ کی ملاح کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم کو چاہیے کہ جس حد تک ممکن ہو قرآنی تعلیم کو پھیلائیں مدرسہ قائم کریں۔ مساجد میں قرآنی مجالس کا انتظام کریں اور ان اداروں کے مسائل اور رسالوں کی امداد کریں جو قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر ہم نے اس کام کو شروع کر دیا۔ تو حضرت شیخ کی روحِ پاک ہم سے خوش ہوگی۔

حضرت غوثِ پاک کے سیرۃ مبارک کے اہم حالات جو ہمارے لئے عبرت و بصیرت کا سرمایہ اپنے دامن میں رکھتے ہیں یہاں بیان کئے جاتے ہیں، اگر آپ واقعی شیخ کے فدائی اور جانِ نثار ہیں تو آپ کا فرضِ اولین ہے کہ آپ پہلی فرصت میں اُن پر عامل ہو جائیں۔

حضرت غوثِ پاک نے بغداد شریف میں درس قرآن کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا تاکہ مسلمان قرآنی تعلیم حاصل کریں کیونکہ مسلمانوں کے عقاید کا رخصہ بھی نسخہ محیہ ہے

جو دین میں اپنی رائے سے نئی نئی باتیں نکالتے تھے۔ ان کا تقریباً ستیسمال فرمایا۔

حضرت غوث پاک کے مواعظ کتابوں کی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ توحید کی بڑی سرگرمی کے ساتھ تبلیغ فرماتی ہے اور مشرکانہ رسوم و عقاید کے خلاف جہاد فرمایا ہے۔ یہ مواعظ خفیت میں سچائی کے صحیفے ہیں جن کا ایک ایک لفظ قلب و ضمیر کو نور بخشتا ہے۔ سرکار غوث پاک کے مواعظ کو جو مسلمان سمجھ کر پڑھ لے گا، سوچ کی روشنی کی طرح ہمارے یقین پر کدہ ہو کر بھی کوئی ایسا فعل نہ کرے گا جس پر شرک کا اطلاق ہو سکے۔ اس زمانہ میں جبکہ لوگوں نے اپنے ذاتی ذوق و شوق کے باعث دین میں نئی نئی باتیں نکال لی ہیں، حضرت غوث پاکؒ کے مواعظ کی نشر و اشاعت کی بیش از بیش ضرورت ہے۔

ان مواعظ کا ایک ایک لفظ غیر اللہ کی اس تعظیم و عقیدت سے روکتا ہے جس کو ”شرک فی العبادت“ کہتے ہیں۔ تسکین قلب اور تنویر ضمیر کے لئے سرکار غوث کے مواعظ بہترین ذریعہ ہیں۔ مسلمانو! اپنے خوش عقیدت کو ناماشی مظاہروں میں ضایع نہ کرو، یہ خوش بہت قیمتی ہے۔ دنیا کی چرخی سے زیادہ قیمتی، اس سے صحیح کام لو، خدا تم کو کامیاب اور بامراد کرے گا۔

غوث پاکؒ نے ان دونوں گروہوں کی اصلاح کے لئے تبلیغ فرمائی۔ خدا نے قادر و برتر نے سرکار غوث پاکؒ کو گویائی کی خاص قوت عطا فرمائی تھی۔ آپؒ نے بغداد پاک میں وعظ شروع کیا، ہزاروں انسانوں کے مجمع میں خدا کا محبوب دین حق کی تبلیغ کرتا۔ اور بلا کسی خوف اور جھجک کے گمراہ کن عقاید کا ابطال کرتا، آپ کی تقریر اتنی موثر ہوتی کہ ہزاروں رافضی اور خارجی آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے اپنے عقاید بدل دیتے۔ یہودی اور نصاریٰ بھی آپ کے دستِ حق پرست پر شرفِ اسلام ہوتے۔ بعض لوگ آپ سے مناظرہ کرتے اور آپ خندہ پیشانی کے ساتھ ان کے اعتراضات کو دفع فرماتے۔ سرکار غوثیتؒ آپ کی ان مساعی حسیلہ کا یہ اثر ہو کہ رفض و خروج کا طوفان بڑی تھک فرو ہو گیا۔

تیسری چیز آپ کی حیات مبارک کا سب سے بڑا کارنامہ اور وہ اتباع شریعت اور تبلیغ توحید ہے۔ بعض گمراہ لوگ خود شریعت کی آڑ لیکر شریعت کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور ان کو عین تصوف بتاتے ہیں، سرکار غوث پاکؒ نے ایسے منصوفین اور بھوٹے مدعیوں کے دعووں کا بالکل قلع قمع کر دیا، آپ نے شریعت کا اس شدت کے ساتھ اتباع فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی یاد تازہ ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ”محی الدین بکا“ آفتاب آپ ہی کو نروار تھا۔ آپ نے واقعی دین کو زندہ فرمایا۔ بدعات اور گمراہ کن عقاید کی آپ نے جڑ کاٹ دی۔ اور وہ لوگ

قصر حمراء اسلامی تمدن کا ایک نقش

تازہ خواہی و دشمنی گردانہ کے سینہ
نکاح ہے گا ہے باز خواں این صہ پارینہ

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان دنیا کے جس خط میں گئے

تمدن و تہذیب اور جرئت و ثقافت کی ایک دنیا ان کے ساتھ تھی جو اس کو اتفاق کہو یا برکت، روحانی کمال سے تعبیر کرو یا اس کو قومی انقلاب سمجھو مگر یہ تو ہر حال میں تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسلمانوں نے دنیا کے تہذیب و تمدن کی تاریخ بدل دی۔

آج سائنس کی بدولت دنیا بہت کچھ ترقی کر گئی ہے، اور اس دور کو تمدن و تہذیب کا دور بتایا جاتا ہے مگر اب سے بہت فاصلے قبل بے سرو سامان مسلمانوں نے جو تہذیب و تمدن کے نظریہ تھے، ان کا جواب آج دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ ہم تہذیب کو طول و غیر اہل موضوع کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

اندلس سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹ گیا، اور وہی اندلس جو کبھی امن و امان کا گھر بنا چکا تھا، آج غارتگری کا مرکز ہے۔ مگر اس غم انگیز نشان انقلاب کے باوجود ایک سیاح کی نگاہ کو قدم قدم پر اسلامی تمدن کے نشان نظر آتے ہیں۔ اور دل کو اہل بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس سرزمین پر تمدن و تہذیب کے نیم ربانی بادل برس چکے ہیں۔ اگر فرمانروایان اندلس کے جانشین عیش پرستی اور خالی بگلی میں مبتلا نہ ہوجاتے تو آج یہ زیرِ خیر خطہ اکوئٹا نے عمارت بنانے کا خاص سلیقہ و دلچسپی فرمایا تھا،

مسلمانوں کی شامت اعمال کے ہاتھوں جب بلیغہ قرطبہ اشبیلیہ پر تباہی آئی، تو مسلمانوں کی حکومت غرناطہ کے حدود میں سمٹ کر رہ گئی، غرناطہ اسپین میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز تھا، اور بشیاء علماء، شعراء، اور ماہرین فنون غرناطہ میں آگئے تھے، جو مسلمان، عیسائیوں کے مظالم کا شکار ہوتے تھے، وہ غرناطہ میں آکر ہی پناہ لیتے تھے، اس طرح غرناطہ آبادی اور رونق کے اعتبار سے اپنی آپ نظیر تھا، سچ تو یہ ہے کہ غرناطہ کی چوٹی اہل اور نشان و شوکت کے سامنے لوگ قرطبہ اور اشبیلیہ کو بھول گئے، غرناطہ کے مسلم فرمانرواؤں کو عمارت بنانے کا خاص شوق تھا۔

دوسرے نعلوں میں یوں کہو کہ غرناطہ کے اعتبار سے شاہ جہاں کا دل و دماغ لیکر پیدا ہوئے تھے۔ دولت اور سلیقہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ایک شخص کے پاس بیشمار دولت اور ان گنت خزانے ہیں، مگر وہ ان کو سلیقہ کے ساتھ صرف نہیں کر سکتا، اہل برعلافہ دوسرا شخص قلیل سرمایہ رکھتا ہے مگر وہ اس سرمایہ کو سلیقہ اور قرینہ کے ساتھ صرف کرتا ہے۔ غرناطہ کے بادشاہوں اکوئٹا نے عمارت بنانے کا خاص سلیقہ و دلچسپی فرمایا تھا،

سائنس کے کرشمے ظاہر ہوتے تھے، نیز فضیلت کا فرمان سائنس نقل
کی اتنی پہلوئیں موجود تھیں، ایسی عظیم الشانیت ہمارے کس طرح وجود میں
آگئیں، مگر اس میں حیرت کی کیا بات ہے وہ مقدس نفوس جو روحانی
اقتدار سے دنیا کی تاریخ بدل چکے تھے، مادی اقتدار سے دنیا میں
وہ انقلاب سدا کر کھاتے رکھتے تھے۔

تصحر اے کہ قریب ہی ایک خوشنما عریض و طویل باغ تھا جس کا نام ”عریف“ تھا۔ یہ باغ سرو کے خوشنما درختوں کے لئے مشہور تھا۔ پھولوں سے بھری ہوئی کیاریاں، سیدی می اور دیدہ زیب نشوونما خوشنما سبزہ زار، حسین اور گھنے درخت، قدم قدم پر فواروں کی کھڑکھڑات ہوئی خوشنما پرندوں کی نغمہ سنجیاں، باغ کی کیا تعجب تھی، شاعر نے شاید ”عریف“ کے لئے یہ شعر کہا تھا۔

اگر فروس بر روئے زمین است

همین است و همین است و همین است

اس باغ میں صد ہا قسم کے پھول تھے، اور بعض پھول تھے

اور حسین تھے کہ دنیا کے دوسرے باغ ایسے حسین بھولوں سے

تھے۔ خاص تہواروں پر اس باغ میں جشن منایا جاتا تھا۔

یہ گھنٹوں کے لئے یہ باغ حسن و نعمہ کام کر رہا تھا۔

اُس زمانہ کی باتیں ہیں جبکہ مسلمان کمزور ہو گئے تھے، اور

اسلامی اسیرٹ بریلوگیت اور محبت غالب آگئی تھی۔ ہم

سہروں کے کارناموں سے مرعوب ہو جاتے ہیں، کاش

یہ کے حالات شریعہ کرامت و نصرت حاصل کرے۔

اسی سلیسہ کی بدولت اُن کے ہاتھوں ایسی عمارتیں وجود میں آئیں جن کی نظیر دنیا میں کبھی نہ ملے۔ عمارتیں ایسی تھیں کہ ان میں آگ نہ لگتی تھی اور نہ ہی ان میں کوئی نقصان ہوتا تھا۔ ان عمارتوں کو انقلاب کا ہاتھ پورے طور پر ایسی ایک فنکاری کی غراں کی سب سے مشہور عمارت کا نام "تھرڈ فلائنگ" ہے۔ اس

فصل کی دیواریں چونکہ شمع رنگ کی تھیں اس لئے محل کا نام "قصر حمراء"

یعنی "لال محل" رکھا گیا۔ قصر عمر کی خوبصورتی، وسعت اور حدود کا

رقیبہ سان سے ماہر ہے۔ قصر حرا کی زنگین، دواروں، دروازوں،

طرح کو نظر افروز اور دیدہ زیب تصور ۲ نہایت انتہا کے ساتھ

نہاؤ گنہگار، بعض تصور، اتنی زکشت، اور آتش کا کام، انہوں میں

راؤنر "ہمارا کام دھوکہ بتانا ہے۔ تصور ہر رنگ و روغن کے

فوبکائیہ: خوفزدہ، اور آج کل کے قصے کہشیں اور سنگٹاؤں - PAIN

کافہ ہر یک کو توڑا کر گدا ہر ایک تقسیم ہوا کہ تو ہر ایک کو

کامیاب رہے۔ پھر میری ارمیا ہے، ان سکویروں کو دے دو، رحمانی

کھاد سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی محل میں ایک عمارت کا نام کھاد کا

ہے۔ اس عمارت کی دیواریں عسٹا فوس اور ریں جیدول

فریق میں خیال لیا جا رہا ہے کہ شاہی طہرانے کی عوامین موسم سرما

میں یہاں بیٹھا کرتی تھیں۔ صبح عوامی عمارتیں، اس وقت لکھنؤ کی

حقیقت یہی ہے لیکن ان کی عظمت کا فائز اب بھی ان کے ہونے سے

میں روشن ہے۔ اور ان پر یاد شدہ اکٹار کو دیکھ کر اب بھی دیکھنے

والی نگاہ متحیر ہو کر رہ جاتی ہے۔ طلسمی عمارتیں مضبوط اور مستحکم ہوتے

علاء الدین حسین دہلوی اور ان کے شاگردوں نے بڑا عرصہ تک اس کی تعالیف کی تھی۔

ان قابل الشکافوت ہے ہیئت ہے کہ اس زمانہ میں جب نہ

اور اپنے اسلاف کے کارناموں کو دلیلِ راہ بنانا چاہیے۔
درجہاں بال و پر خویش کشوں آموز
کہ پریدنِ تنوں با پروبال و گراں

جب تک ہمارے دماغوں پر اسلامی ہندیب کے نقوشِ رقم
نہ ہوں گے۔ ہم ترقی نہیں پاسکتے، دوسروں کے بل بوتے پر
کچھ کام نہیں ہو سکتا، ہم کو خود اپنے میں قوت پیدا کرنی چاہیے

گیارہویں شریف کے اعزاجات سے یتیم خانہ انیس الغزالی کے دوستوں کی بھی کچھ پھوٹی سی ڈھنگ

نعت شریف

از ماہِ القادری

کاش اس طور سے پورا مراں ہو جا	میری قسمت میں مدیہ کا بیاباں ہو جا
اک نظر آپ کی ٹیپ جائے تو کاشا ہو قبول	آپ جس قبول کو دیکھیں وہ گلستاں ہو جا
پروردہ نور بنے، آنکھ کا پردہ پردہ	کھلی والے اجوتری دیکھا سماں ہو جا
توجہ تہ خانے میں جائے تو کریں بت سجد	تیرا منہ دیکھ لے کافر تو مسلمان ہو جا
دل کا ہرزہ بچار آئے ”ہو اللہ احد“	آپ آجائیں تو دل کعبہ ایساں ہو جا
جلوہ ریزی مدنی چاند کرے گا ماہر	شام امید تری صبحِ درخشاں ہو جا

یتیم خانہ کی یتیم لڑکیوں کی شادی

خدا کے فضل سے ماہِ پوسہ ایک لڑکی کا عقد کروا گیا۔ دوسری
لڑکی کا عقد جو ماہِ صفر میں ہو گیا تھا بعض وجوہ سے نہ ہو سکا۔ خدا کا فضل اور آپ کی دیکھیری ہو جائے تو اولیٰ عادی
یا حادی الثانی میں اس کا ویزہ ایک اور لڑکی کا عقد کروایا جائے گا۔ یہ لڑکیاں یتیم دینی ہیں بلکہ بالکل بے سہارا ہیں۔

حشیت الہی حضرت اسامہؓ کسی مکر جہاں کی کوڑ میں کیا یہ مشرک کو جو طواغیانے پر لا الا اللہ کہہ شائع اقل کر بیٹھے تھے رسول اکرم
کو جب اس کی خبر ملی تو فرمایا کہ اے اسامہ تم کے دل اللہ کا کیا جواب دے گے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسے عمن جانیکے لکھ کر دینا
و نہ میں گھر دار نہ کرتا مگر رحمۃ اللہ علیہ اس قدر تڑپے کہ بار بار چشم نم ہی فرماتے تھے کہ اسامہ قیامت کے دن کیا جواب دے گا اسامہ حضور کی کیفیت

میری ایک تمنا

سرکارِ مدینہ کے حضور

اے محبوب خالق ارض و سما سلام علیک
اے باعثِ تخلیق کون و مکان سلام علیک
اے تفسیرِ آیتِ مازع الصبر سلام علیک
اے مشہودِ انک لعلی خلقِ عظیم سلام علیک
اے منزل و مدرّس سلام علیک
اے رازدانِ قبابِ حسین و ادنیٰ سلام علیک
اے ہادی برحق انس و جان سلام علیک
اے مرسل الی الاسود والاحمر سلام علیک
یا متصف بالمومنین روف رحیم سلام علیک
اے محمد رسول اللہ سلام علیک

اے پیکرِ نورانی، آیدرِ حافی، مطلوبِ جانی، مرسلِ زودانی
یہ بندہ عامی حضور کا ادنیٰ امی حضور کے محبوب و اسول ہیں
ایک کے اسم اہل اسلام کے شہزادہ اکبر کے نام طہر سے تبریک
جمل کرنے والا احسن جو برعکس ہند نام زرنگی کا فخر کا مصداق
مؤید الدین سے مہسوم ہے آلِ حضور کا ایک جھکا ہوا بندہ ایک
بھاگا ہوا غلام ہے اس کا دل گناہوں کی کثرت سے سیاہ اور
روح مردہ ہے یہ اپنے افعال سے آپ شرمندہ اپنے اعمال سے
آپ در ماندہ ہے اور اس کی وجہ اس کا سرِ مذمت سے
جھکا ہوا اس کی آنکھیں شرمندگی سے نیچی ہیں مگر باوجود
طوفانِ جھیلیاں میں جھنسنے ہوئے اور گناہوں کے توجہ افزا بجز تائب
کنار میں ڈوبے ہوئے اور اس حالتِ تباہی و خرابی میں توبہ کی

کے حضور ہی کا نام مبارک جیتا اور حضور ہی کا سہارا اس طوفان
سے نکلنے اس بحر سے ابھرنے کے لئے دھونڈتا ہے یہ غلام
ضعیف البنیان مرکبِ خطا و نیان گو عساکرِ طاغوتی کے زرنہ
میں ہے ہوا و ہوس کے پھندے میں ہے غفلت و نادانی کے
خیمے میں ہے عجز و دنیا کے فتنے میں ہے لیکن بایں ہمدردی
و پریشانی، بیخبرانی و سرگردانی سرکار کا امتی بھلنے میں عت
جاتا، محمدی پیکار سے جانے کو فخر سمجھتا اور سرکار و الا کی
غلامی کی نسبت کو شایہ سے برتر مانتا ہے وہ جہاں جاتا ہے
جہاں میٹھا ہے حضور ہی کا کلمہ پڑھتا ہے اور حضور ہی کے نام
مبارک کو حمد زبانِ بٹائے ہوئے ہے اس کے دل پر لا الہ
الا اللہ کندہ ہے اور اس کے سینہ پر محمد رسول اللہ کی ہر

نبت ہے۔ پس اے رحمت و رافت والے آقا یہ غلام لاکھ بڑا کچا
مگر ہے تو آپ کا نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بڑا ہے۔

یہ مامی پر مامی اس شاہ دو عالم کے آستانہ رفیع سے جو
ہم یا نہ عرش پر ہے دور ہے اور حضور کے در سے جو سجدہ کا
ملایک ہے حاصل پر پڑا ہے لیکن دل میں تباہ رکھتا ہے کہ جب تک
روضہ المہر پر گئے آنکھوں کو سرکار کے قدموں سے ملنے کی تمنا
ابری حاصل کرے خاک کوئی فاقہ اس کا پیرا بن ہو۔ غبارِ جبر
مبارک اس کے آنکھوں کا سرمہ ہو اور دل شاعر حضرت توح
فدائے حضور ہو اور اپنے کانوں سے یہ روح پرور فرمانِ شغفت
شان سن لے۔

وَأَلْقَا نَهْمًا إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ حَاقُوا بِفَا اسْتَعِظُوا
فَا اسْتَعِظُوا لَمْ يَكُنْ مَوْلَى لَوْ جَاءُوا اللَّهَ تَوْبًا بَاطِلًا

اے جہان نواز آقا قبل و نوال کرنے والے داتا اس آرزو کا
پورا ہونا اس مرا کو کا بڑا حضور کے ایک ادنیٰ اشارہ اور مالک
خفیف توجہ پر موقوف ہے جبکہ چٹکا حضور معدن نور سے جڑ
بھاگ جلنے والے صفوان ابن امیہ کو ہماری مبارک غایت فرما کر
اجازتِ حضور اور تسکین و تسلی فرمائی گئی تھی اور سرکارِ ہی کے

دربارِ رحمت بار سے ابوجہل جیسے دشمن اسلام کے بیٹے مکرر
کو امان عطا فرمائی جا کر میں سے طلب امداد کی قلبِ ماہیت کے
اصحابِ باصفا کے زمرہ میں شریک فرما دیا گیا تھا تو اے غنی
لئے غنیہ کرم اے رحمت عالم اس مامی رحمن کی طلبی کا ایسا

اس کا سامان اس کے رنگ آلود دل کی اصلاح اس کے خاطرِ
کمال انتظام کیا مشکل ہے اس میں اتنی دیکریں لے بندہ نواز بندہ

میں یہ تعویذ کیوں۔ اے مروت و محبت والے مولیٰ اے شہنشاہ
یومِ آخری نہ بھولنا اس اپنے غلام کو نہ بھولنا اس اپنے امتی کو
نہ بھولنا اس اپنے امتی کو نہ بھولنا اس شرمندہ و پشیمان کو ہماز
ہو۔ میسائی ہو اے آفتاب زورہ نوازی ہو دشمنوں پر چڑھنے
والے آقا قابو پانے کے بعد لَاحِقُ نَبِیِّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلْقَوْمُ اَذِی
اَنْتُمْ اَلطَّلَاقُ۔ فرمانے والے شاہا کہہ دو کہ ہمارے آقا

پاک کے صدقے ازواجِ مطہرات کے صدقے اہل بیتِ اطہا
کے صدقے ہمارے پیارے نواسوں کے صدقے ہندوستان
کے ایک کو نے میں دکن کے ایک گوشہ میں بسنے والے حسن
کو ہماری غلامی کی اقتساب کے وجہ سے رحمت قرار دیا گیا
اور اپنے دامنِ شفاعت میں چھپا لیا گیا دایین میں اس کے
فلاح کا سامان کر دیا گیا اس کے غفلت کردہ دل میں بارش
انوار ہو۔ اور اس کی ذوقی ہوئی کشتی مسجدِ عمار سے پار ہو۔
اللہم صل علی ستیدنا و نبینا محمد و آلہ
صحبة باریک و سلم۔

کیا حقیر کے اعزاجات سے تیم خانہ انیس الغریب کے
دوسو تیموں کی بھی کچھ تنویری سہی مدد
فرمایا ہوئے۔

قیصر روم کو دعوتِ اسلام

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْيَاقُوتِ الْعَظِيمِ
 أَلَا نُرِيكَ سَلَامًا عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَثَمًا
 بَعْدَ فَإِنِ لَذَعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ
 نَسَلًا يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرًا مِمَّنْ تَبَى فَإِنْ تَوَلَّيْتَ
 فَإِنَّ عَلَيْكَ أَثْمًا لِيْلَيْسِينَ وَيَا أَهْلَ الْكَلْبَابِ
 تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا
 تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ فَلَاشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
 بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَنْبَاءَ بَابٍ هُنَّ دُفُونُ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
 فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ .

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے
 قیصر روم کے پاس یہ دعوت اسلام شامی تاجروں کے ہاتھ بھیجی
 خدا کے نام سے جو بڑا اہرمان اور رحیم ہے محمد (صلعم) کی جانب سے
 جو خدا کا بندہ اور رسول ہے (یہ خط) ہر مل روم کے رئیس غلام
 نام ہے، ”سلامتی ہے اس شخص کو جو ہدایت کا پیرو ہے میں تم کو
 اسلام کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ اسلام لا۔ تو سلامت رہے گا
 خدا تم کو دو گنا اجر دیکھا لیکن اگر تو نے (اسلام کو) قبول نہ کیا تو
 اہل ملک کا گناہ تیرے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسے
 امر کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے (اور وہ یہ ہے کہ)
 ہم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں نہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہرائیں
 اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو (بجز خدا کے) خدا بنائے اگر تم اس امر کو نہیں مانتے تو (اس بات کے) گواہ رہو کہ ہم
 مانتے ہیں۔

سنت میں صلح حدیبیہ کے بعد جس کی نسبت آنحضرت صلعم یہ آیت نازل ہوئی تھی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا اَہم نہ اسے
 رسول) تم کو کھلی ہوئی فتح عاتق فرمائی جب مسلمانوں کو کسی قدر اطمینان نصیب ہوا اور روز روز کی پریشانیوں سے قدرے سکون ملا تو اسلام
 کی عام اشاعت و تبلیغ کے کام کی طرف آنحضرتؐ کی توجہ مبارک منطقت ہوئی چنانچہ آپؐ ایک روز تمام صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور ایک خط
 جس میں ارشاد ہوا کہ ”مذہب تم کو تمام دنیا کے لئے رحمت اور پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ دیکھو (تم) عیسائی کے حواریوں کی طرح اختلاف و کرنا
 جاؤ اور میری طرف سے حق کا پیغام (لوگوں کو) پہنچاؤ۔“ اس کے بعد آپؐ نے قیصر روم، شاہ جم، عزیز مصر اور رومائے عرب کے نام خط اسلام
 کے خطوط لکھوا کے بھجوائے یہ خط آپؐ نے قیصر روم کے نام بھیجا تھا اور وہ یہ کہ اس کو لے کے گئے تھے۔

کونسا اسلام بہتر ہے

عن ابی موسیٰ - من سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ فَإِنَّهُ
قَالَ لَهُ مَلَكٌ سَمِعَ أَمْرِي الْإِسْلَامَ أَفْضَلَ -
حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے آپ نے فرمایا: ”اس شخص کا اسلام جس کی زبان اور ماتھ سے مسلمان اذیت نہ پائیں۔“

مومن کی علامت

عن انس - لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِخِيَرَتِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اس وقت تک کوئی شخص (سچا اور کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے (بھی) وہی بات پسند نہ کرے جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

دو رخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی

عن ابن عباسؓ رَوَيْتُ النَّبِيَّ إِذْ قَالَ الْكُفْرُ وَالنِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ يَا أَلَلَهُ قَالَ يَكْفُرْنَ الْأَعْتِينَ فَإِنَّ كُفْرَانَ الْأَحْسَانِ الْأَحْسَنُ إِلَىٰ أَحَدٍ أَهْنُ الدَّهْرِ تَعَرَّاتٌ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَاذَا آتَيْتَ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ
حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ کو دو رخ (کامنظر) دکھایا گیا میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہے جو کفر کرتی ہیں (اور کفر میں مبتلا رہتی ہیں) عرض کیا گیا (یا رسول اللہ) کس کا کفر کرتی ہیں (کیا وہ خدا کا کفر کرتی ہیں) (اور اس کی قدرت وہ بھی کی مشکوفا) آپ نے فرمایا (نہیں) وہ خدا کی منکر نہیں (بلکہ) شوہر کا کفر کرتی ہیں اور احسان کی منکر ہیں اگر تم کسی عورت کے ساتھ مدت دراز تک احسان کرتے رہو پھر (بھی) وہ تمہارا احسان کو نہ مانگی اور فوراً کسی روز کوئی خلاف بات پا کر تم سے (صاف) کہہ دیگی کہ میں نے تجھ سے کبھی کوئی صلائی نہ دیکھی اور نہ کوئی اور آرام پایا۔

ورزش جسمانی

از نواب احمد علی خان متعلم جاگیر دار کالج بیگ پٹ

شجاعت کی جانب رجحان بڑھ جاتا ہے جو لوگ بچپن میں ورزش کرتے ہیں ان کو بڑھاپے میں ورزش عصابی پیری کا دم دیتی ہے۔ جو لوگ ورزش نہیں کرتے وہ اکثر سست کاہل اور بھلے ہوتے ہیں۔ گو بظاہر تو نامعلوم ہوتے ہیں مگر ان میں حفاظت کم ہوتی ہے۔ ایک جوبلا چلا کثرتی آدمی ایک موٹے نازے جوان پر غالب آسکتا ہے۔ ورزش نہ کرنے سے بھوک نہیں لگتی کھانا برابر ہضم نہیں ہوتا اس لئے تازہ خون نہیں پیدا ہوتا۔ کسی فقیر سے سوال کیا گیا کہ فرقہ کا ہے میں ہے جواب دیا بھوک میں مثل شہوہ در بھوک میں کو اڑھائی پاڑ معلوم ہوتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ مدرس کے بنسبت کسان کی عمر زیادہ ہوتی ہے ویرانی ہے کہ مدرس جسمانی ورزش نہیں کرتے اور بیٹھے بیٹھے مریض پاشی کرتے ہیں۔

بعض اشخاص اعراض کرتے ہیں کہ ورزش سے عقل کند ہو جاتی ہے۔ جو ایک حد تک درست ہے چنانچہ پلو ان اور لوگوں کی نسبت اکثر تبدیلی عقل کے ہوتے ہیں مگر وہ حد اعتدال سے زیادہ ورزش کرتے ہیں معتدل ورزش کو برا سمجھنا محض گمراہی ہے۔ اور اگر معتدل ورزش بری ہوتی تو اسحاق جبریل

صحت کو برقرار رکھنے کا بہترین ذریعہ ورزش ہے کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے کہ ”تندرستی ہزار نعمت ہے تندرستی نہ ہو تو عمدہ کھانے۔ لذت میوے۔ خوشگوار شربت۔ خوش گلوں۔ مطربوں کے راگ حتی کہ زندگی بھی تلخ معلوم ہوتی ہے تندرستی بغیر نہ تو انسان دولت حاصل کر سکتا ہے نہ اس سے کوئی کام ہوتا ہے۔ پی پی وجہ ہے کہ انسان بیمار ہو کر پیسے پیسے کو غماخ ہو جاتا ہے۔ تندرستی بغیر نہ خدا کا نام لیا جاتا ہے نہ کوئی نیک کام ہوتا ہے۔ نماز، روزہ، پوجا، پاٹ، مسجد گرجا سب کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ”تندرستی ہزار نعمت ہے“ ایسی با عظمت شے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کو برقرار رکھنے کے اسباب کی جستجو کریں یوں تو ہوا۔ غذا پانی لباس وغیرہ بہت سی چیزیں ضروری اور لا بد ہیں۔ مگر ورزش بھی تندرستی کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ جو آدمی ورزش کرتا ہے وہ بہت چیت و چالاک رہتا ہے۔ کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔ بیماری پاس نہیں آتی۔ اعصاب مضبوط اور بصورت ہوتا ہے۔ ہیں۔ مچھلیاں ابھرتی ہیں۔ بڑیاں چوڑی ہو جاتی ہیں۔ دل بتاش رہتا ہے۔ جو امرودی کے کاموں کی طرف رغبت ملتا

ہاکی کرکٹ وغیرہ کھیلنے سے بھی کافی ورزش ہوتی ہے۔ دنیا میں آج کل پھیلائی زیادہ رائج ہیں۔

اگر ہم ورزش کریں تو آئندہ نسلیں بہت بہتر ہو سکتی ہیں ہم گرم ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے زیادہ محنت برداشت نہیں کر سکتے تاہم جس قدر محنت برداشت کی جاسکتی ہے سو دو اٹوں کی ایک دوا ہے۔

پس واضح ہے کہ صحت کو برقرار رکھنے کا بہترین ذریعہ ورزش ہے اور ہم کو چاہیے کہ معادل کو مد نظر رکھ کر روزانہ ورزش کریں اسی میں کامیاب زندگی گزار سنبھلا ہے۔

جو کشتی میں لاجواب تھے۔ ہندس نہ ہوتے۔ تاج جو بڑے کشتی شاعر ہی نہ ہوتے۔ آدم کلارک صاحب بڑے بڑے پیر کھانا کرتے تھے اور ساتھ ہی علوم مشرق کے ماہر بھی تھے۔ اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ طبع سلیم ورزشی جسم ہی میں ہوتی ہے۔

ہر عضو اور ہر قوت کے لئے جدا جدا ورزش ہے چنانچہ پیروں کی طاقت کے لئے اچھلنا کودنا سینے کی قوت کے لئے ڈھیلنا بازوؤں کی طاقت کے لئے جوڑی ہلانا کھڑا اٹھانا نیزہ بازی وغیرہ۔ طالبان عقل کو لازم ہے کہ بعد اعدال ورزش جماعت کریں اور علم حاصل کریں۔ سب ورزشوں سے عمدہ ورزش چہل قدمی اور گھوڑے کی سواری ہے۔

حق پرستی

پرچہ نویسوں نے جب حضرت عمرؓ کو اطلاع دی کہ جناب خالدؓ نے کسی شاعر کو دس ہزار روپے انعام عطا ہیں تو آپ نے فوراً احکام تنزیلی جاری کئے اور لکھا کہ اگر اس قدر انعام ذات سے دیا گیا ہے تو اسراف بیت المال سے دیا گیا ہے تو حیانت اور یہ دونوں شکلیں مستوجب نراہیں قاصد نے حسب احکام حضرت خالدؓ کو جمع عام میں طلب کر کے پوچھا کہ یہ انعام کہاں سے دیا گیا ہے۔ ہر خین خطا کے اقرار پر درگزر کرنے کا حکم تھا لیکن حضرت خالدؓ اس پر راضی نہیں تھے اس لئے قاصد نے مغزولی کی علامت کے طور پر اس سپہ سالار کے سر سے جس کی نظیر نہ صرف تاریخ اسلام میں بلکہ دنیا بھر کی تمام تاریخوں سے کسی تاریخ میں مل نہیں سکتی تاہم جس کی تلوار نے بڑے بڑے سوراخ بھادروں کو نیچا دکھا کر عراق و شام کا فیصلہ کر دیا تھا اور جس کو یورپ میں لوہے کا سرج کہتے ہیں عمامہ اتار لیا اور اسی عمامہ سے مشکیاں کس دیں اور حضرت خالدؓ حکم خدا کی تعمیل میں سر تسلیم خم کئے ہوئے خاموش تھے اللہ اللہ کیا عدالت اور حق پرستی

ہماری اقتصادی تباہی

(ازادارہ)

دین و دنیا کی تباہی مول لیتے ہیں۔ پنجاب کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے مسلمان سودی قرضہ کے ہاتھوں تباہ حال ہیں۔ دادا میں روپیہ قرض لیتا ہے اور پونے کو بیس روپے کے بیس ہزار دینے پڑتے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہم کہہ سکتے ہیں کہ چند روپیوں کے پیچھے بڑی بڑی گزیرا سا ہونکاروں کے قبضہ میں چلی گئیں۔ ہم سب زبان سے کہا بات کا اقرار کرتے ہیں کہ سود بہت بُری چیز ہے، مگر اس کی کہ عمل نہیں کرتے۔ ہماری یہی بے عملی ہماری تباہیوں کی ضامن ہے انھوں نے کہ ہم میں ضبط نفس کی بالکل عادت نہیں رہی ہے ہم اپنے جذبات پر قابو رکھنا جانتے ہی نہیں کوئی تہوار آتا ہے، اور ہم دھڑلے کے ساتھ سودی قرضہ لیتے ہیں۔ بہت کم ایسے مسلمان ہوں گے، جو تادی بیاہ کے موقعوں پر سا ہونکاروں سے سودی قرضہ نہ لیتے ہوں اس طرح ہم اقتصادی طور پر سا ہونکاروں کی غلامی مول لیتے ہیں لکڑی کھینچا گیا ہے کہ دھن کے وہ قیمتی جوڑے جو ہم سودی قرضہ لیکر تیار کرتے ہیں، سا ہونکاروں کے یہاں رہیں کرنا پڑتے ہیں۔

سکھیا مسلمانوں کی غیرت مردہ ہو گئی !

جب کسی قوم پر تباہی آتی ہے تو اس کا داخلی اور خارجی نظام تہہ وبالا ہو جاتا ہے۔ آہ ! کہ انقلاب اقوام کا یہ نظریہ آج مسلمانوں کی حالت پر پورا اتر رہا ہے۔ ہمارا دینی نظام کبھی کا بگڑ چکا اور ہم نے دین کو پس پشت ڈال دیا۔ لے دے کہ دنیا باقی رہ گئی تھی یواس فنرل میں ہی ہم سب سے پیچھے ہیں اور غیر قومیں ہم سے اتنی آگے ہیں کہ ان کی ہم گم کو کبھی نہیں پہنچ سکتے۔

دنیا کا کاروبار دولت کے بل بوتے پر چلتا ہے ہمارا یہ عالم ہے کہ دولت کھانے میں سب سے پیچھے، اور دولت خرچ کرنے میں سب سے آگے، ہمارا وجود مینا گھروں اور تیسرے مالوں کی رونق ہے۔ رقاصوں اور مخیاؤں کا کاروبار چلے ہی ذوق کی بدولت چلتا ہے۔ ہم ہر اس اسکیم میں حصہ لیتے ہیں اور ہر اس شوق کو پورا کرتے ہیں جس میں روپے خرچ ہوتا ہو۔ ایک گھر میں دس کھانے والے اور ایک کھانا والا حالت یہ ہے کہ جایداویں قرضہ میں ڈوبی چلی جا رہی ہیں اور دین کے ساتھ دنیا بھی خراب ہو رہی ہے۔

مسلمانوں کو سود لینے اور دینے سے سختی کے ساتھ سودی قرضہ لیکر گیا ہے مگر ہم میں یہ ذوق و شوق کے ساتھ سودی قرضہ لیکر

ہم تین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر ہم نام و نمود اور بجا آراء و
آسائیں کا خیال چھوڑ دیں تو سودی قرضہ لینے کی فہم نہ رہے گی
جب ہم کو کہیں سے قرض ملے گا تو ہم سمجھتے ہیں کہ گویا خدا
چھپر بھاڑ کر دولت دے رہا ہے۔ ہم اس خیال سے بہت
خوش ہوتے ہیں کہ کثیر رقم ہم کو مل رہی ہے، جسے ہم قسط
کے ذریعہ ادا کریں گے، ہماری آمدنی سے ہمارا خرچ زیادہ
ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ہم قسط ادا نہیں کر سکتے، اور جو کچھ
ہمیں تو بڑی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے، اس طرح ہم بیٹھے
ٹھائے مذاب مول لیتے ہیں اور ہمارا ایمان قلب رخت
ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں ہم کو قدرے احساس ہوتا ہے
لیکن بعد میں ہماری جس مردہ ہو جاتی ہے اور ہم سودی
قرضہ لینے میں کسی قسم کی ذلت محسوس نہیں کرتے ہماری فیر
مردہ ہو جاتی ہے اور وہ شرف جو انسانی عظمت کا تھا
ہے، ہم سے چھین لیا جاتا ہے ہم جو اپنے دل میں اپنے کو
بہت بڑا سمجھتے ہیں، سا ہوگا، دل کے آستانوں پر سجدے
کرتے ہیں اور اس طرح دین کے ساتھ دنیا بھی ذلیل
ہو جاتی ہے۔

انہوں میں سے کہ ہم بڑے کاموں کی تقلید کا مرض
مگ گیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ فلاں بانیگر و سودی قرض
مائل کر رہا ہے پس ہم فوراً اس کی تقلید کرنے لگے ہیں
حالانکہ کسی کو کنوین میں گرنے دیکھ کر کنوین میں گرنا

رودہ و صفحہ کو مستشرق و پرگندہ انفرادی تقسیم کے عوض
چرم کو سفند قیم نماز انیس الغریبا کی اجتماعی امداد
زواجے تو نہ صرف موجودہ و دوسرے فرید قیاموں کی پرورش
اور تعلیم بہت آسانی سے ہو سکتی ہے

اسراف و کفایت شکاری اور موت و جہاں

آج کل اصلاح ”اصلاح“ کی بچا چوٹ سے سنائی دے رہی ہے۔ اور اس سے اصلاح کی طرف جو کچھ بھی میلان ہو رہا اس سے بوجہ کورانہ تقلید ہم بدستہ بدتر ہو چکے ہیں۔ دوسروں کے اصول چلیکر دوسروں کے رنگ میں مگر دوسروں کے بہاؤ میں بھکر ہم اپنی رہی یہی حقیقت کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ آئین یورپ یورپ والوں کے لئے کانگریس کے اصول عبارت مانا کے پوتوں کے لئے کانگریس کیا ہے، اور کانگریس کا چہرہ کانگریس کے نام ہوا، کانگریس مشرب والوں کے لئے مفید ہو گا۔ لیکن غلامان رسول کے لئے تو سنت رسول ہی چاہیے۔ اور اسی میں ان کی خیر ہے۔ تمہیں دوسروں کی تقلید کیوں سب کچھ تمہارے پاس ہی ہے۔ تمام عالم تم سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور تم میں دوسرے محتاج اور دوسروں کی تقلید میں فرش راہ بنے ہوئے۔ تم آپ اپنے پاؤں پر کھڑے رہو۔ اپنی ضروریات کے منظر اپنے اصول ترتیب دو اور اس پر قائم ہو جاؤ دوسرے کے اصول ان کی ضرورتوں پر مبنی ہیں۔ وہ تمہارے چندان مفید نہ ہونگے ان کی تقلید کا نتیجہ ہو گا کہ تم ان میں جذب ہو جاؤ گے اور تمہاری قومیت اور اسامیت فنا ہو جائے گی۔ کسی کی زندگی اور اس کے چبائے ہوئے قصوں پر تیر نہیں ہو سکتی غلام ہو کر وہی چر گیا

خدا ثابت ہوتی ہے تو دوسرے کے لئے زہر۔ دوسروں کی تقلید میں تم آپ اپنے ہاتھوں زہر کے گھونٹ پی رہے ہو۔ بیاہ شدہ یا دیگر تمدنی تعلقات سے متعلق جو کچھ بھی اصلاح و ترمیم ہو کر منظور ہو یا ہم کرنا چاہیں اس کے لئے ہم کو اپنے مذہبی پیشواؤں کی رہنمائی میں کرنا چاہیے۔ افسوس ہے کہ زمانہ ایسے پیشواؤں سے خالی ہو چلا ہے۔ لیکن اسلام میں تو اس کی بھی محتاجی نہیں۔ اسلام نے تم کو کسی برہمن یا ملکا کا محتاج نہیں بنایا۔ قرآن وحد تمہارے سامنے موجود ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو سمجھو اور سوچو تو تم نہایت آرام کی زندگی گزار سکو گے۔ ہماری طرز معاشرت بہت بلند ہو گئی ہے۔ دوسروں کی ریس میں اسراف اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ مغربی تقلید نے تو ہم کو کہیں کا نہ رکھا۔ یہ کیفیت نہ صرف غریب طبقہ کی ہے بلکہ دولت مند زیادہ پریشان ہیں۔ خصوصاً بیاہ و شادی کے معاد میں ہیں یورپ کی کسی بات میں تقلید نہ کرنی چاہیے اگرچہ کہ ہمارے ہاں کے بعض طبقے میں بھی بہت سی خرابیاں ہیں لیکن یورپ و امریکہ نے جو نشانہ کے طریقہ اختیار کئے ہیں وہ ہماری آئندہ زندگی کے لئے زہر ملا ہیں۔ اگر بد قسمتی سے کسی ایشیا کی قوم نے اس کو اختیار کیا تو اس سے ہماری سوسائٹی کے پاک خالص اور

سچے تعلقات کو بہت ضرر پہونچے گا۔ اور ہم ہر طرح سے خزان اور گھانے میں رہیں گے۔ بیاہ و شادی کے بارہ میں یہ سچ کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی رضامندی حاصل کرنی چاہیئے۔ لیکن اس رضامندی کے لئے جو حدود و شرع نے مقرر کر دیئے ہیں ان سے گھٹنا بڑھنا نہیں چاہیئے۔ ہماری شرع کا یہ ایک صاف مسئلہ ہے کہ بالغ مرد اور عاقل لڑکی اپنی رضامندی سے شادی کر سکتی ہے اور بلا رضامندی طہن شادی کبھی حالت میں جائز نہیں۔ گو رسم و رواج نے اس شرعی اور عہد اصول کو بہت کم زور کر دیا ہے اور اب جائے رضامندی حاصل کر نیکے محض رسماً ایک شرط شرعی پوری کی جاتی ہے کہ عین نکاح کے وقت جبکہ تمام خاندان اور برادری اردہی اور پردہ سی بیویاں لڑکی کو گھیری ہوئی بیٹھی رہتی ہیں۔ اور جب کہ بیشتر سے یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اس کو ہر حالت میں رضامندی ظاہر کرنی ہوگی اور نیز اس کے دل میں یہ بات پچھن سے شادی جاتی ہے کہ نکاح سے انکار کرنا سخت عیب اور خاندانی تنگ و ناموس مٹانیکا باعث ہے تو ایسی حالت میں وکیل نکاح جو اکثر کوئی قریبی رشتہ دار ہوتا ہے اس کا اگر لڑکی سے یہ پوچھنا کہ فلاں شخص سے تمہارا نکاح ہوتا ہے تم راضی ہو یا نہیں؟ یہی معنی رکھتا ہے کہ وہ مجبوراً ہاں کہہ دیتی ہے۔ گو رضامندی کہنا شرع کا منہ پڑانا ہے اگر شرعی رضامندی حاصل کر نیکانی الواقع کسی کو خیال ہو

ایسے وقت لڑکی کی رضامندی حاصل کرنی چاہیئے جس وقت شادی کی بات حیت شروع ہوتی ہے۔ اب رہی یورپ کی تقلید اس کی نسبت ہم اور پر لکھ آئے ہیں کہ وہ ہمارے حق میں سم قاتل کا حکم رکھتی ہے کوئی یورپ کا آدمی اس سے نکاح نہیں کر سکتا کہ اکثر اوقات یہ ہو جاتا ہے کہ ایک نا آزمودہ کار و نو، خیر و نو عمر لڑکی کو ایک آدمی شادی کے لئے پسند کرتا ہے اور وہ اپنے نزدیک یہ سمجھتی ہے کہ میں اس شخص کی بیوی ہو گئی۔ یورپ کی سوسائٹی کے رسم و رواج کے مطابق تو وہ میاں بیوی کی طرح رہنے لگتے ہیں اور پھر نکاح نہیں ہوتا گو لڑکی ہر جہ کے لئے نالاش کرتی ہے لیکن اس کی زندگی تو بالکل برباد ہو جاتی ہے اور پھر کسی دوسری جگہ اس کی شادی نہیں ہو سکتی۔ بے پردگی کے نتائج بھی ایسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر خطرناک ہیں۔ اور اسی قسم کی بیبیوں حیا سوز خرابیاں سوسائٹی میں پیدا ہو جاتی ہیں جس کی تلافی بعد کو حیلہ امکان سے باہر ہو جاتی ہے۔

ایسی بہت سی مثالیں ملیں گی کہ اس زمانہ کے مہذب میاں اور آزاد بیوی ایک دوسرے سے تنگ اگر باہمی سمجھوتہ کر لیتے ہیں جس سے ہر فرقہ دائرہ زوجیت میں رکھ لئے اپنے افعال کا خود مختار ہو جاتا ہے اور حدود زوجیت سے تجاوز ہو کر داؤد آزادی دیتے لگتا ہے۔ ان واقعات کے قوار و قوار سے اس کی مری کا احساس پہلک سے

تقریباً بتا رہا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس آزادی نسوان کے نام
اُس کو خصل حق قرار دے دیا گیا ہے۔ اور فتنے نے تو اور چار
چاند لگا دئے۔

یہ خیال ہندوستانیوں کا بالکل غلط ہے کہ یورپ کے
طریقوں سے متبنی شادیاں ہوتی ہیں ان میں اتفاق ہوتا ہے
بلکہ واقعات اس کے خلاف ہیں یورپ میں میاں بیوی میں
یہ نسبت ہندوستانی میاں بیوی کے زیادہ ناچاقی اور
مخالفت رہتی ہے۔ مشرق میں اب بھی روحانی حالت
کچھ نہ کچھ باقی ہے اور باقی رہیگی بشرطیکہ وہ مغربی اثر اور
مغربی تہذیب کو قبول نہ کرے یہی روحانیت ہے جو شرع
تمام اخلاقیات کا ہے۔

مشرق کی اقتصادی کمزوریوں کے مد نظر خصوصاً
مسلمانان ہند کی اقتصادی پستی کا لحاظ کرتے ہوئے اور
خاص طور پر اس وجہ سے بھی کہ یہاں حکومت غیر قوم کی ہے
اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ عموماً ہر کام میں
اور خصوصاً شادی بیاہ میں اسراف کی لغت خلیم سے
بچیں طریقہ اسراف کی تبدیل کوئی فائدہ نہ دیگی۔ اسراف
پر صورت میں اسراف ہے۔ نسبت کے بجائے میڈیجائی
اور دعوت کے بجائے اٹھ ہوم دے لیا تو کیا ہو سکتا
اس سے کوئی قابل لحاظ کفایت نہیں ہو سکتی رشاد یوں
دو لہا والے زیادہ اسراف کے باعث ہوتے ہیں اور

اس قومی تباہی کے کلک کا ٹیکہ زیادہ تر انہیں کی پیشانی پر
رہتا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں ہمارا ہر ذرا
کام میں دینی کام ہے بلاشک و شبہ شریعت اسلام تمام دنیا
پر یہ خاص امتیاز رکھتی ہے کہ وہ روحانی و حیاتی حکومت
دونوں کی حامل ہے۔ اس نکتہ نظر سے کاروبار شادی کی
بھی تکمیل ہونی چاہیے تجارت اور لین دین کا یہ معاملہ نہیں
ایک شخص اور دوسرے درمیان زندگی کو حامل کر سکا اس کو سنت
رسول سمجھنا چاہیے اور اس کی تکمیل اس سادگی سے
ہونا چاہیے جیسا کہ ہمارے آقا مولائے دو جہاں کی سادہ
زندگی رہی ہے دولت جمع کرنا اس فعل حسن کا ہرگز نہ گز
فتنا و نہیں۔ ہم کو اس وقت ضرورت ہے ایسے نوجوان طبقہ
کی جو شادی بیاہ کی اسرافی امور کی اصلاح میں عملی طور پر
پیش پیش رہیں۔ وہ ذرا ہمت و حمیت اور غیرت سے
کام لیں تو یہ ساری بگڑی بن جاتی اور قوم کی قوم سنو عارفی
لڑکی کے مال کے عوض لڑکی کی لیاقت اور دولت و شرف
صاحبان عقل و دانش کے لئے بہترین چیز ہے بلکہ دلوں
کو بھی چٹانوں کے لئے خوش طواری کو ملحوظ رکھیں بہت گراؤ ہو چکا ہے
فیض کے اسراف کی بدولت لڑکی کھیلے سہاں مروج ہو جاتی ہیں صاحبان
کے انتخاب کا معیار تو ان کی شرافت اور نیک طواری ہو چاہیے رہا کی گز
معاملہ ہم جب تک کہ لوگوں کے اخلاق درست نہ ہو جائیں اس کی نسبت
کچھ نہیں کہہ سکتے۔

سچی باتیں

بچپن کو حافظہ کے سامنے لوٹا کر، خوب سوچ کر، یاد کر کے جھوٹ سے، دھوکے سے، چوری سے، ماں باپ سے روپیہ بتلائیے کہ استادوں کو دھوکا دینے، بے دھرمی کے ساتھ، وصول کرنے کے ڈھب، انہی محبتوں نے سکھایا یا کسی اور نے جھوٹ بولنے، اور اپنی ان چالاکیاں پر خوش ہونے، فکر کرنے کا سبق،
... سب سے پہلے آپ تے کہاں پڑھا تھا؟ اسکول میں؟ یا کہیں اور؟ جیانی کے گندے سے گندے منظر آنکھوں نے اول اول کہاں دیکھے؟ مذاق کے گندے سے گندے فقرے، کافوں نے سب سے پہلے کہاں سنے؟ انہی اسکول بورڈنگ ہاؤسوں میں، انہی اسکول کھیل کے میدانوں میں یا کہیں اور؟ بڑوں کی بات کی تعمیر کا، باپ اور چچا کے مقابلے میں ایسی خود داری کے اذع کا پہلا درس کہاں ملا تھا؟ کالج میں یا کہیں اور؟ گلستان اور کریا کی بے وقعتی دل میں کس نے بھائی؟ ہنسپیر اور مٹن ڈکسن اور ٹیکرے کی عظمت قلب میں کس نے رچائی؟ کالج ہی کے استادوں نے، کالج ہی کی کتابوں نے، یا کسی اور نے؟
سینما بازی کا شوق، ڈراما اور ناٹک کا شوق، کھینک کا شوق اور طرح طرح کی "بازیوں" کا شوق، بھی اسکول اور کالج کے ساتھیوں کے واسطے سے پیدا ہوا یا کسی اور ذریعہ سے؟ شاہ خوجیوں کی مادہ اپنی شوقینوں کو پودا کرنے کے لئے

جھوٹ سے، دھوکے سے، چوری سے، ماں باپ سے روپیہ وصول کرنے کے ڈھب، انہی محبتوں نے سکھایا یا کسی اور نے اپنی بات کی جھج، سازش اور جوتوڑ، اور حریف کو نیچا دکھانے کا "فن لطیف" اسکول کے ٹوی ٹینگ کلب، کالج کے "یونین" کے اندر سیکھنے میں آیا، یا کہیں اور؟ مذہب سے تسخر، ماں باپ کی اطاعت سے آزادی، اخلاق کی پابندی سے آزادی، شریعت کی قید سے آزادی، یہ ساری برکتیں یونیورسٹی لائف سے حاصل ہوئیں۔ یا اس میں کچھ خشک ہے؟
پھر کر کے، حرص کے، نمایش کے، امراف کے، مکرو فریب کے، بے قیدی و بے مضی کے، یہ انمول تحفے حاصل کس قیمت پر ہوئے ہیں؟ اس پر کدھم کو خوب کھلائے، سینے کو جھکا جھکا کر اور دلوں کو خشک کر کر کے رکھئے، آنکھوں کی بصارت کو صینک کا عرصہ بنا دیجئے، چہرے کی تازگی کو امتحانات کی مذکر ڈانٹیں!۔ اس کا نام "تعلیم" اور "اعلیٰ تعلیم" ہے دنیا! دنیا میں کوئی شہر شخص نہیں جیتا ہر شہر میں کچھ پہلو خیر کے بھی ہوتے ہیں لیکن فیصلہ عمومی حالت پر کیا جاتا ہے (اور یہ اگر نہ ہو تو پھر تو کائنات میں کوئی شے بھی نہ حسین ہے نہ کریہ۔ نہ مفید نہ مضر اور عمومی حالت کا یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے، کچھ شاعرانہ یا مبالغہ آمیز ہے؟) — سوال یہ یہ ہے چہرے کے علامہ و محبوب ہندوستان

عالم ناسوت میں مقید کئے ہیں اس وقت سے میں ان مغربی صفات یعنی ذائل خضبہ اور معایب شہویہ کے غائب ہو جائے
میری فضائل روحانیہ سعادت ملکوتیہ کے جدا کیا کم ہو جانے پر اس قدر دوا انگیز طریقہ سے زار و قطار رو رہی ہوں جس کے
سننے سے مرد اور عورت ازراہ ترجمہ یا بوجہ تاثر رونے لگے ہیں۔ ۷

زیدہ خون بچکا ندانہ حافظہ جو یاد عہد شباب و زمان شباب کند
سینہ خواہم تشریح تشریح از فراق نہا گویم شرح درواشتیاق
ترجمہ :- میں ایسا سینہ چاہتی ہوں جو فراق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے درواشتیاق کو کھو لکر بیان کروں
شرح :- یہ شعر یا تو حضرت مولانا قدس سرہ کا مقولہ ہے کہ مطلق انسان کامل کا حال ذکر کر کے خود فرماتے ہیں
ایسی صورت میں مطلب و طرح کا ہو سکتا ہے۔

(۱) اگر لفظ سینہ سے اپنا سینہ ہی مراد ہو تو دو طرح کی تاویل ہو سکتی ہے۔

الف میں اپنا سینہ مرتبہ غیب اول کے فراق سے اس طرح پارہ پارہ چاہتا ہوں کہ ہر وقت بیخ و لم
سینے میں بھرا ہوا رہے تاکہ طالبانِ شاہِ حقیقی کے سامنے درواشتیاق کی شرح بیان کروں جس سے ان کے دلوں میں
اثر اور درو پیدا ہو۔ ۸ آہ صاحب دردا باشد اثر۔

کیونکہ اہل درو کی آہ دوسروں پر بہت جلد تر کرجاتی ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ جب تک مرشد کا سینہ رخم
تسخ فراق سے چاک نہ ہو گا طالبانِ حقیقت کے دلوں میں اس کے زبانی بیان کا کیا خاک اثر ہو گا ۷

چہ داند قدر اہل درو دے درو ہماں داند کہ دائم درمند است
سوال :- یہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ انسان کامل اور مولانا قدس سرہ کا نفس نفس کو کمال کو پہنچا ہوا اور ہمیشہ صاف
میں ہی تعاجس میں فراق و ہجر کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ ایسی صورت میں فراق سے سینہ پارہ پارہ ہو سکتی طلب و تمنا
کیوں کی گئی۔

جواب :- اگرچہ کہ انسان کامل سیر الی اللہ و من اللہ تمام کر کے واصل ہو جاتا ہے لیکن سیر فی اللہ کے لئے کوئی

۱۔ بیخ الفتویٰ مجلہ العلوم کتاب مرقم۔ ۲۔ فتاویٰ الصوفی ۳۔ کتاب مرقم۔ ۴۔ فتاویٰ الصوفی ۵۔ بحوالہ علوم شافی الصوفی کشف العلوم۔
جواہر الامراء۔ ۶۔ کاشفات زخویر۔ ۷۔ کاشفات الامراء۔

حدیثی نہیں ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے تعلیمات کی کوئی نہایت نہیں ہے ایسی حالت میں جب وہ کسی ایک تجلی کا مشاہدہ کرتا ہے تو دوسری تجلی کا طالب ہوتا ہے اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیشہ فراق ہی میں ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تعالیٰ علم میں زیادتی طلب کر لیا حکم ہوا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ قل رب زدنی علماً کہولے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ لے میرے پروردگار میرا علم زیادہ کر۔ اور خود حضور انور روحی فداہ نے بھی اسی طرح دعا کی تھی۔ رب زدنی فیک لتخیل لے پروردگار یہ چیز انی کو تجھ میں اور زیادہ کر۔ قطع نظر اس کے حق سبحانہ و تعالیٰ کے اسما و کما علم بھی بے حدود و غایت ہے جب انسان کامل کو کسی اسم کا علم حاصل ہوتا ہے اور اُس اسم میں مشاہدہ حق جل و علا نصیب ہو جاتا ہے تو دوسرے اسم کی معرفت طلب کرتا ہے اور ہمیشہ تشنہ ہی رہتا ہے اگرچہ معرفت کی دریاؤں کو پی لے لے کر پی بھی اوس کی تشنگی زائل نہیں ہوتی۔ اس پر یہ واضح دلیل ہے جو حدیث شفاعت میں واقع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر ایسے اسما و کما الہام فرمائے گا جن پر کسی کا بھی علم رسانی نہیں کریگا اوس وقت میں اللہ جل شانہ کو اون اسما سے یاد کر کے میری امدت کی شفاعت کروں گا، اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کے سبب سے تمام اولیٰ و اخوین پر جو فضیلت حاصل ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ آپ کو قیامت میں جو علم سرفراز ہوگا وہ کسی کو بھی حاصل نہ ہوگا۔ (ب) میرے آہ و نالہ سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں اس درد سے تنگدل ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے جانا رہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ میری تویہ آرزو ہے کہ درد فراق سے میرا دل اور بھی پاش پاش ہو جائے تاکہ میں اس درد کا اظہار کر سکوں۔

(۲) لفظ سینہ سے اگر مخاطب کا سینہ مراد ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ میں درد شوق بیان کرنے کے لئے مخاطب کا ایسا سینہ چاہتا ہوں جو خود کسی کے الم فراق سے پارہ پارہ ہو، تاکہ وہ میرے درد اشتیاق کو سمجھ لے۔ کیونکہ درد مند کے درد سے وہی متاثر ہوتا ہے جو خود بھی درد مند ہو ایسی حالت میں درد اشتیاق کی شرح زیادہ موثر ہوگی ورنہ بعض تنگدل تو درد مند کو فریبی اور ریاکار سمجھ کر غصی میں اڑ لیتے ہیں۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ لے فتوحات مکیہ۔ بحر العلوم مثانی الصوفی لے کشف الغہم۔ مثانی الصوفی لے کتاب مرقوم۔ کشف الغہم۔ مثانی الصوفی

اس نظام کو نہ پڑے تو کیا کرے؟ مقدم سوال عمل کا نہیں مقصد کے
 ہے۔ مجبوریاں اور معذوریات تو اس وقت پیش کی جاسکتی ہیں
 جب کوئی کرنے یا نہ کرنے کو کہے، یہاں ذکر سمجھنے اور رائے قائم
 کرنے کا ہے۔ مختصر یہ کہ اسے نوجوانوں کے بعد بھی آپ اس کو
 وندہ کے اتنا احترام اور باوقفت سمجھ کیوں رہے ہیں؟ ہنس
 کے پڑے میں دشواری ہے، تو جانے دیجئے، احوال بدلتے کہتے
 میں کون مانے ہے؟

مبتدئہ، مغلوب و مفتوح مبتدئہ کے چند نوجوان لڑکوں کی
 تصویر اچھی ایک انگریز اخبار میں نکلی ہے۔ دس دس بارہ بارہ
 پندرہ پندرہ برس کے ہیں۔ سر ہلالوی ٹوپی اور جسم پر ہلالوی
 وردی! باتوں میں اٹھالی جھڑاپوں میں اٹھالی جوتہ!
 یہ خوش بخت فخر وطن، اٹھالیہ کی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں اور
 تصویر اسی منظر کی ہے۔ جسم کی غلامی تصویر دکھائی
 روح کی غلامی تصویر کو دکھا دینا کیا مشکل ہے؟ زبانوں پر اٹھالی
 نعرے اور تارے پڑے ہوئے۔ دماغوں میں اٹھالی علوم و
 فنون کی غفلت بیٹھی ہوئی۔ دل انہیں آرزوں کے مرکز نہ
 سرکار اٹھالیہ میں یوں ناموری حاصل ہو۔ دربار مسولین میں
 یوں مرتبہ نصیب ہوں!

یہ بڑھیں گے تاکہ مبتدئہ کہنے، یہ کھائیں گے، تاکہ مبتدئہ
 تیرتی کریں گے، تاکہ جیش کا دم نکلتا ہو آج ہی اکل کر رہے!
 ان کی سنگینیں مبتدئہ کے..... سینے کو پسینگی، ان کی گولیاں

مبتدئہ کے جسم کو پھینکی پھینکی کرینگے۔ ان کی ٹھوکریں مبتدئہ کے لاش کو
 پھینکیں گی، روئیں گی، پامال کریں گی! ————— برگشتہ بخت ہو
 تو کس منہ سے طفر کرنے چلا ہے؟ پہچان لے، انہیں میں سرکار اٹھالیہ
 کے بنائے ہوئے خان صاحب اور رائے صاحب ہوں گے۔
 راجہ بہادر اور نواب بہادر ہونگے، سہی آئی، اسی ہوں گے،
 نامٹ ہونگے، جو بڑے ہوں گے، جج ہوں گے، فائسٹر ہوں گے، ہونٹ
 فیاض میر، لامبر ہوں گے، اور عجیب نہیں کہ گورنری ہوں گی۔

بوصیبت سلام! اپنے نصیب کو روگا کہ خود تیرے گھر کے اندر چلا
 حال ہے؟ جو تیری اس اور گناہی میں پڑے رہے، وہ تو خیر باقی
 ہم میں سمجھا تجربے وہ ہو چکے کہے کہ: ہم میں سے جو بی اسے پڑے
 اور اٹھ لے ہوئے جنوں نے کالجوں میں تعلیم پائی، اور یونیورسٹی
 دیگر یاں حاصل کیں جنوں نے "صاحب کی عدالتوں میں اور محکموں
 میں غریب اور اونچے اونچے عہدے حاصل کئے، انہوں نے اپنی اولی
 باقی رہنا پسند کیا، وضع قطع ان کی، صاحب کی سی کٹنا
 پینا ان کا صاحبوں جیسا، علوم و فنون ان کے صاحبوں والے
 رہنے سہنے کا طرز و طریقہ ان کا صاحبانہ، جدید ہے کہ دماغی اور
 موچہ اور سر کے بال کوئی اونٹنی اونٹنی لاشیہ بھی "صاحب کے
 انداز و طریق سے سرمو پھینٹنے پائے!

اب تصدیق و تفتیش کی جو تھی ہے۔ وہ کس پر، تا مگر اپنے
 اسلاف پر اپنی تاریخ پر اپنے علوم پر اپنی تہذیب پر اپنے خداوند
 اپنے دین و ارکان دین پر چڑھیکا نہیں الفاظ میں جو "صاحب کی

جو ایک سنگین نظر پر کر رہے تھے، کہاں یہاں شاد پار پڑتا ہے وہ تو نصیب ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ و اسلاف پر اپنی تہذیب پر اپنے خداوند اپنے دین و ارکان دین پر چڑھیکا نہیں الفاظ میں جو "صاحب کی

جو ایک سنگین نظر پر کر رہے تھے، کہاں یہاں شاد پار پڑتا ہے وہ تو نصیب ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ و اسلاف پر اپنی تہذیب پر اپنے خداوند اپنے دین و ارکان دین پر چڑھیکا نہیں الفاظ میں جو "صاحب کی

سنگ مر مر کے چو نے

(کی)

شہرِ اُس کے محاسن کی آئینہ دار ہے

کفایت اور پائیداری میں کوئی چو نہ اس کا مقابلہ

نہیں کر سکتا۔ یہ حقیقت اس کے استعمال کرنے کے بغاٹا ہر ہوتی ہے

خوبصورتی اور سہولت ظاہر ہے اُس چو نے

جو چمتیں تیار کی جاتی ہیں۔ ارزاں مضبوط

(اور)

واٹر پروف ہوتی ہیں

ہمارے گودام پر ملاحظہ فرمائیں

حیدر آباد ماربل کمپنی کو چھتہ جنگ سائے عبد حیدر

شفابخانہ سعادت منزل

(کے)

مجرّب ادویات

۱۔ جذام کو روق جلا امراض خبیثہ کا نہایت مجرب علاج کیا جاتا ہے قوت باہ کے لئے داخلی و خارجی بنی قیمت ادویہ و نسل اجنوں تیار کئے گئے ہیں مستورات اور چھوٹے بچوں کیلئے علاج میں خاص سہولت رکھی گئی ہے اس علاج کے مریضوں کے لئے خصوصیت سہولت کا انتظام کیا گیا ہے کہ حالت ہی فوراً جواب دیا جاتا ہے باہر کے احباب ہر کے محنت روانہ فرما کر ادویہ طلب فرمائیں اوقات مطلب صبح ۷ بجے سے (۹) بجے تک شفابخانہ سعادت منزل روبروئے نخاس چوک اسپتال شاہ علی شاہ پھر ساڑھے نو بجے صبح سے رات کے آٹھ بجے تک (شاخ) شفابخانہ روبروئے مسجد چتر گڑھی قریب ٹکشن بس عملی کمان۔

۲۔ طلائع ناد و ششابی برقی قوت والا مکمل خارجی علاج نہایت سریع التأثير ہے مضر اور سہل الاستعمال قطعی مایوسی کی حالت میں بھی مفت حاصل کر کے تجربہ کیجئے۔ ازکار زنتہ کمزور و جوان و ضعیف ہر درو کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی شیشی خورد (۴۴) کلاں (عان) اضلاع کے اسباب کو ہر قسم کی ادویہ اور طبی امداد و طبیعت بہم پہنچانیکے لئے شفابخانہ میں جدید انتظامات کئے گئے ہیں ضرورت کے وقت مفصل حالات کے ساتھ ہر کے محنت بھیجئے۔

۳۔ پائیوریا و دان توکھی جلا خرابیوں کا مجرب طبی علاج دنیا کے تمام اطباء و ڈاکٹر و آپریٹریک و ہومیوپیتیک عالمی کیا ہے متفقہ تجربہ و فیصلہ ہے کہ دان توکھی کی خرابی سے جلا امراض جسمانی پیدا ہوتے ہیں ہمارا جبر و طلسمی علاج بغض خدا دان توکھی کے جلد خرابیوں کو دور کر کے پائیوریا کا خاتمہ کر دیتا ہے مقامی مرض صبح نہاں باسی منہ آجائیں مستورات کا علاج مستورات ہی کرتے ہیں۔ اضلاع کے مریض خراج پارسل کے لئے ہر کے محنت بھیج کر اصل طلسمی نسخہ قیمتی ایک روپیہ منگو لیں۔

۴۔ تجدد یشاب مینی جلا کیر الہیاتی طاقت کی گولیوں کا استعمال کرے جوانی کے بھولے ہوئے افسانہ کو بھردہ رکھیں ہزاروں فکے تجربے نے اس کو اچھی طرح ثابت کر دیا کہ صرف جب کیر الہیاتی ہی وہ دوا ہے جس کو انتہائی مایوسی کے عالم میں امید کی شعلہ کہا جاسکتا ہے اس کے استعمال سے صد ہا اصحاب اپنے وزن میں یادی اور جسم میں غیر معمولی طاقت محسوس کی ہے غور و مفت حاصل کئے قیمت (۱۵) گولیوں کی لئے اضلاع کے احباب خراج نہہ کے لئے ہر کے محنت بھیج کر ادویہ مینجر شفابخانہ زبدہ الحکماء و عالیجناب حکیم میر سعادت علی صاحب مالک امرتسر پہنچائیں۔

خواصورت

پائیدار اور صحیح وقت تباہی والی رست و انج
کلائی کے اسٹراپ قیمت چار روپیہ (لعمہ)
فی عدد ہم سے طلب فرمائیں
محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

جی۔ ایم۔ بیگ مارڈ
کراچی صدر

موسم گرما کا لطف

اگر آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری
تیار کردہ میوے کی اسکریم بھلوں کے
شربت علاء الدین کھنی سکندر آباد کاسوڈا
واٹر و برف استعمال فرمائیے

ملنے کا پتہ
جینب فیمین پوٹنل کراچی

لکھنؤ

الناس باللباس
کامضدق

عابد بنک

مسح

فیہم

غلامی ای او سکین

جو نہایت ارزاں اور فیشن ایبل بننے لگا اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں کھتا

ایڈوو
زمین اعلیٰات

ہاجی شیخ بالہ

چوڑی فروش لاڑبازا رحیدر آباد مکن
ہماری دوکان میں ہمہ قسم کا بہترین مال ہر سائز میں ہر وقت تیار رہتا ہے سہا
پر لاکھوں روپیہ قربان چوڑیوں پر جو پھول پنا اور گنا و کا کام کیا گیا ہے وہ ایسا
نقیس اور خوبصورت بنایا جاتا ہے جس کی پوری خوبصورتی اس کا غذی نقشہ میں
کسی طرح نہیں دکھائی جاسکتی عید بفرعید شادی سیاہ اور نوید میں خاص کہ عورتیں ہمیشہ
بڑے شوق سے ان چوڑیوں کو پہنتی ہیں اور یہ کیوں نہیں کہ یہ ان کا سہاگ ہے

بہترین مہوہ جاتا

تازہ عمدہ نقیس مال آنکھ چاہیے تو

ایک مرتبہ ہماری دوکان پر تشریف لائے
مثلاً سب امریکن اسٹریٹ ناکیوری کوئلے
ناسکی انگور، بھٹی پونہ کے موسمی، بھٹی کے
آم، پائری حافوٹہ، ملغوبہ، اعظم التمر، بہشت
سلطان التمر، بے نشان اور تخی نہایت عمدہ اور تازہ ہوتا
دوسری دوکان کے قبل ہماری دوکان پر تشریف لائے
ہاجی محمد ابراہیم فروٹ چرٹ افضل گنجہ خاں آباد

نقل صداقت نامہ

معطیہ عالیجناب کو توال صاحب دربارہ خاں

محمد ریاض الدین صاحب نظامی دکن مسلم شیری فروش کی تیار کردہ
مٹھائی میں نے استعمال کی مٹھائی نہایت ہی خوش آئند
اور لذیذ تھی اور جس نفاست اور پاکیزگی سے اس کو
تیار کیا گیا تھا وہ ہر طرح سے قابل تحسین ہے۔ فقط
شعبہ جتھوہ عالیجناب نے اب حمت یا جتھوہ

دکن مسلم شیری فروش

مطمع جاہی مارکٹ نظام شاہی روڈ خاں آباد

سہ مشیرنی سازی کا عملی

چند بنیطیر مجرب ادویہ

افضل حاصل دروازہ افضل علاج کیا جائے ۲۷ مری ۱۴۵۷ ہجری
اعلیٰ درجہ کی تیری مصلاتی و انگریزی کیک پشری آنسکریم لاسی
چاکلیٹ ہفتم کے سوٹ مریہ جات اپاریشنڈیاں مصلاتی
پخت و پخت وقت تیار ہو سکتے ہیں طلباء مدرسہ ہلکے تھار کے
موقع پر جیسے ڈائریٹ علم شادی غیر کے مصلاتی کا روبا رس لے
لے ہر وقت تیار رہیں اور ہر موقع آرڈر آنے پر مصلاتی و انگریزی
لوازمات کی سربراہی نمائندگی رخانہ کیا جائے گی۔

منیجر مدر مشیرنی سازی اداومی کا عملی
مستقل دروازہ افضل گنج حیدر آباد

رجسٹرڈ نمبر (۲۳)

سنوٹانی و انت کی حفاظت و باموریہ اور دانت کی بھلا اقام
کی تکالیف کا عمدہ علاج سہ ہمشیہ استعمال فرمائیے فی کس (۸) ر
اگر خاص قاتل سوزاک رجسٹرڈ مستندہ لہذا و شرقی (۲۰) سال کا
کہنہ مرض فوراً ہمشیہ کیلے دفع ہو جائے گا نیز اربا اشخاص محبت
فخر الحکما و حکیم خواجہ غنیات احمد صبا

ہمشیہ شفا خانہ عثمانیہ شانی نزل

عقب معلوم جاہی روڈ سے طلب فرمائیے ہر مرض کہنہ کا محبت علاج
کیا جاتا ہے اصطلاح کے مریض ذریعہ خط و کتابت و دو طلب کیوں

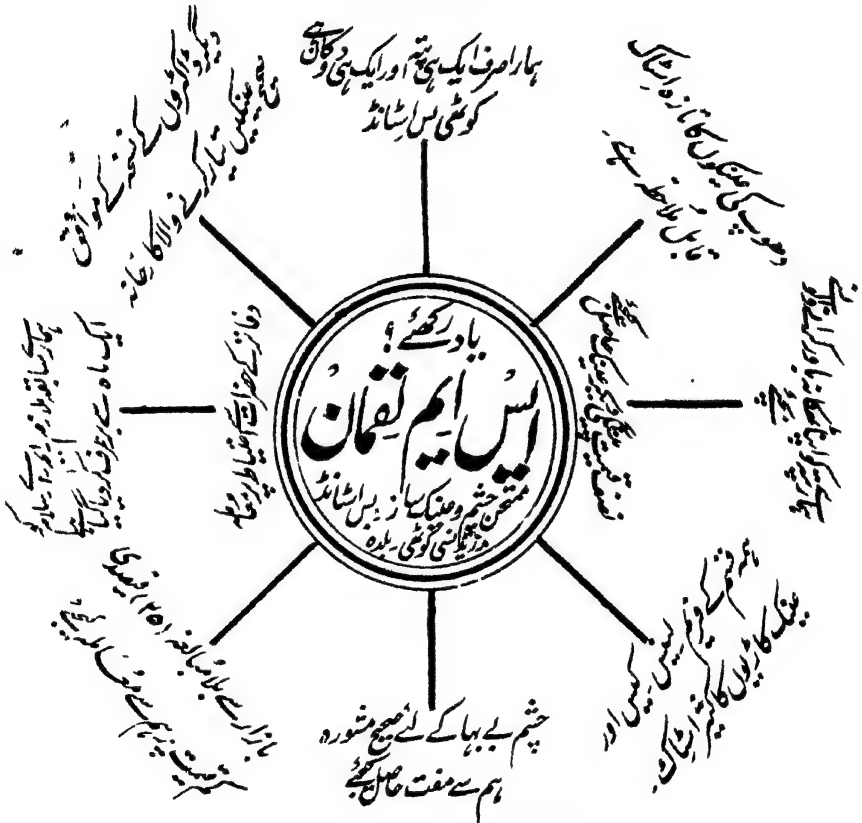
زمانہ حال کی نہایت آسان اور ضروری سوای

فروخت کی جاتی ہیں اور اسکا مفتی
ماہان صبحی موعود میں

سیکل کا

ہمہ اقسام کا سامان مکمل پائیدار اور کفایت فروخت کیا جاتا ہے اس علاوہ ملوٹا
نیولند ٹین ہر کیولس ریل سوپریر پشیل فلیس ریلے اتان مشہور کا خانوں کے تیار کردہ ہیں
نیم فضل اللہ انیڈیرا درس گول نمکملہ اصل گنج حیدر آباد

آپ کو دھوکا ہوا؟



از میجر کاخانہ ایس ایم لقمان منتخب چشم و عینک از بس اشاند

کونٹا بس - اسٹانڈرٹ سلطان بازار بلوہ

اپنی عزیز جانوں کو تعافی و اؤل کو آزما کر خطرہ میں نہ ڈالو

زندہ طلسمات

نقلی چمیر کبھی اہلی کا مقابلہ نہیں کر سکتی

مثال کے طور پر ہم راجس چاقو کو پیش کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے چاقو کی قیمت بڑھ اور اسی مثال اس سے بڑے بڑے خوبصورت چاقو ۳ یا ۴ قیمت میں فروخت ہوتے ہیں لیکن مغز پیکاک یا جو اس قدر کم دام ہو نیکیے پھر بھی راجس چاقو ہی کو خریدتی ہے کیوں خریدتی ہے اس کا فیصلہ آپ خود فرما سکتے ہیں اگر کوئی ایجنٹ دوکاندار زندہ طلسمات کے بدلہ دوسری نقلی دوا دینے کی کوشش کرے تو آپ ہرگز نہ خریدیے اور نہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالئے۔

زندہ طلسمات
مکمل شدہ اور طبع شدہ علامہ منتر
کا نام دیکھنا

منجنق فاروقی

زندہ طلسمات
مکمل شدہ اور طبع شدہ علامہ منتر
کا نام دیکھنا

صرف ملکی جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا بہترین منجنق ہزاروں کانفل میں روزانہ منجنق فاروقی استعمال ہوتا ہے جو نیکی یہ دانتوں کو پاک و صاف کرتا پیپ خوار کا نکلنا بدبو کا آنا بند کرتا ہے سلسلاہٹ کو دور کرتا کڑیوں کو مارتا آپ بھی روزانہ منجنق فاروقی سے دانت صاف کیا کھجے آگے دانت ہمیشہ اچھے رہیں گے قیمت شیشی خود یہ آپ کو ہر جگہ ملیگا

میتھمٹکی ایل بڑا خریدی رسالہ

ایں نامہ عاصی رانا خواندہ کن پکارو ۔ بیچارہ رقمہ ۔ است انان جکر پیر
 ماہنامہ میں ان لوگوں کی شخصی یا تجارتی رسالہ نہیں ہے۔ یہ محض میتھمٹکی حد تک ہی ہے۔ تاہم اس کے بعد عروس ابلا دیکھ کر پتہ چلے گا
 دوسرا شہر ہے جکلیو میں ایسے اردو آرگن "کی جبرقی کا طرہ امتیاز" میں ہے۔ "غالب" کے نام کے ایک اور اور ان کی خریداری
 غالباً ناقابل ترجیح نہ ہوگی۔ اور یہ فرصت پر آپ غور و خیر فرمائیں۔ یہ رسالہ ہمارا ہاتھ بٹا سکتے ہیں بلکہ
 مضامین آپ بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ مغز و نیکٹان ٹیکٹات کوئی، یہ بھی ملتی ہیں۔ فیہا یہ بہر اقبال صاحب کے اور صاحبزادیوں
 بھی اپنی دنیاوی تعلیمات کے فرصت پا کر مطالعہ کر سکتی ہیں۔ غرض یہ رسالہ ہمہ جو وغیرہ فیہا بابت ہوگا۔ اس کی شدہ اہمیت آپ پر نظر
 ہونے وغیرہ کی اگر آپ کسی لمحہ فرصت میں ایسے رسالہ کی ضرورت پر غور فرمائیں۔ اس کے خراج اور اس کے مضامین اور اس کے
 بڑے سلیک میں تھوڑا سا احساس پیدا کر کے وقت کی ایک شدید ترین ضرورت کو پورا کر سکیے۔ لکھنؤ کے مقابلہ میں جو جب احسن فیہا
 سال میں ایک یا دو روپیہ آپ کے نزدیک کی بڑی بات نہیں ہے۔ رسالہ اس طرح پر عیاں ملاحظہ کیا جائے گا۔ امید ہے کہ خریداری منظور کر کے بھیج دی جائے گی۔

شرح چندہ

- ۱۔ مہادین میتھمٹک خانہ سو سالانہ (حصہ) روپیہ مع چرم قرطانی سالانہ۔ شاہی، سبائی ۴۔
- ۲۔ طلبہ و طالبات مدارس کے سالانہ (حصہ)
- ۳۔ دیگر اشخاص سے سالانہ (حصہ)
- ۴۔ انجمنوں اور کتب خانوں کو مفت اس توقع پر کہ مغز نمبر اپنی ہی پوزیشن پر اپنی میتھمٹکی مدد فرمائیں۔

قواعد

- ۱۔ ماہنامہ میں ان فیسوار ماہ ہلالی کے اوائل میں شائع ہوگا۔
- ۲۔ معاویہ جدید خریدار صاحبین تحریری ذیلیں روانہ فرمائیں ورنہ عدم ترسیل رسالہ کی شکایت معاف۔
- ۳۔ ہجری دوکانوں پر کم از کم دس روپیہ کا آرڈر دینے والے حضرات کو رسالہ بذات الیتم مفت روانہ کیا جائیگا۔
- ۴۔ دو خریدار سپرد اگر ان کے حضرات کو بھی رسالہ بذات الیتم سالانہ مفت روانہ کیا جائیگا۔
- ۵۔ جو صاحب کم از کم پانچ حصہ قرطانی روانہ فرمائیں ان کو ایک سالانہ رسالہ مفت بھیجا جائیگا۔

قطر سراج میتھمٹک خراب مولوی مفتی سید شاہ احمد علیہ السلام

جاری ہو گیا بد نے ماہوار رسالہ ۔ عاصی میتھمٹکوں کا محمد انصاف ہے
 اسے مفتی صوفی مفتی صوفی صوفی کہہ دو ۔ اجرانی کی تالیف میں انصاف ہے

ہیتمونکی پریل براشتہارا

میتیم خانہ زانپدر سال سے ڈاکم سے اور اسوقت دو سو لاکھ اور نوکیران نیر پرورش ہیں۔ (دیکھو شادی کی کوکھائی ہے ملازمین
 سرکاری بعض ملک کی اجتماعی قوت سے وزیر اعرا دیا گیا اور عہدہ دارونکی خاص ہمدردوں کا ایک اچھے پیمانہ پر ہیں بھلا ہے ہیتم خانہ کے
 کارخانوں کی وجہ سے بھی خاص و عام میں اسکی اپنی خاص شہرت کا کاروبار بڑھ جائے ایک رسالہ ماہنامہ میں لکھا "جاری کیا گیا ہے جو مباشرت
 کی اصلاح اور ترقی کا اساس پیدا کرے گا۔ ہر ہینڈ ہزار اور دو ہزار کی حد میں قریباً ہفت فیصد کم کیا جاتا ہے ایک خاصین چھ ایک اصلاحی ہوش
 ہیں وزیر کی آمدنی چونکہ تیرہ سو نوکری خردوں پر صرف کی جاتی ہے اسلئے یہ رسالہ دیگر شخصی تجارتی رسالوں کیلئے نہ لکھا اور نہ لکھی سے بڑھ جاتا ہے لہذا
 اسکی اشتہار کیلئے کوئی ہزاروں ہاتھوں میں جاتے ہیں اور یہی تشہیر کا باعث ہوتے ہیں اس میں اشتہار دینے سے تشہیر کے کامیاب اور تجارت کے فروغ
 پائے علاوہ اس سے تیرہ سو نوکری اور آپ کو جو ثواب حاصل ہو گا اور اس ثواب سے آپ کی تجارت میں سبب امتداد و برکت ہوگی۔ لکھو حد
 پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ ہذا بہرہ و وجہ بجا ثوابت ہو گا آپ اس میں اشتہار دیکر دنیا اور آخرت دونوں کو
 آپ کی فکر روشن خیال ہیں اصول تجارت اصول اشتہار سے واقف اور ہیتمون کی خاص ہمدردی رکھتے ہیں۔ اسلئے آپ خاص طور پر اشتہار
 کی امتداد کرنی بے موقع نہ ہو گا۔ لہذا قوی توقع ہے کہ آپ صرف تشہیر کے خیال ہی نہیں بلکہ ترقی پر دوش اور انکی تعلیمی لکھو کا کاروبار کو اشتہار کا اور فروغ
 دیں گے۔ آپ دوسرے کاموں کو جو ہر ایک شخص ہیتمون کی خاطر ترقی کی درخواست کو قبول فرمائے گی کہ کوئی کچھ دیکھ کر بارے کے غور نظر اشتہار کی پانچ فی صدی رقم لکھو
 ماہانہ فن اشتہار کی رائے ہے کہ ماہانہ رسالہ تاکہ اشتہار چھوٹے ایک ماہ تک ملے نہیں رہتے ہیں اسلئے انکا ایک اشتہار ہفتہ وار اخبار کے چار اور
 روزانہ اخبار کے تیس اشتہاروں کا کام دیتا ہے۔ لہذا کیا بھلا بھلا کیا جاتی ہے ثواب ادا دیتا ہے کیا بھلا بھلا کیا جاتی ہے ثواب ادا دیتا ہے اور بھلا
 بھلا کی اجرت میتیم خانہ کا سالہ زیادہ ترجیح کے قابل ہے۔ فوٹو اس زمانہ کی سعادت دی شہرین خانہ و اٹھاسکتے ہیں جو ترقی کی حرکت

رخنامہ اشتہارا

مدت	پورے سال	صف	رج	تہوں سے	مدت	صف	رج	تہوں سے	مدت	پورے سال	صف	رج	تہوں سے
ماہانہ	م	ملان	م	م	ششما	م	م	م	ماہانہ	م	ملان	م	م
سہ ماہی	م	م	م	م	سالانہ	م	م	م	سہ ماہی	م	م	م	م

مطلع برقی اعظم جہاں شاد علی بندہ سے طبع ہو کر میتیم خانہ انیل انسیر با میر آباد کوک شائع ہوا ہے۔

